إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء

الحمد للہ کہ کتاب ہدایت مآب تصنیف عالم باعمل محدث بے مثل جامع اتباع سنت قامع

بدعت مروج سنن مؤسس بنیان دین متین یعنی حاجی مولوی قطب الدین صاحب



تحفۃ الزوجین

حسب فرمائش میر حسین علی تاجر کتب دہلی بتصحیح تمام و کوشش تمام حسب

مکرر و نظر ثانیت خادم حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام درآمد

در مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام محمد خان طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارشدنا بکلامہ العظیم یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی
خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا
کثیرا ونساء والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد المبعوث
بشیرا ونذیرا وعلی الہ الاطہار واصحابہ الابرار کلما
ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون

بعد اسکے عرض کرتا ہے بندہ مسکین محمد قطب الدین بن محمد
محی الدین شاہجہان آبادی المیذ بیر شہرہ آفاق مولانا
محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ کا غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاستاذہ ولجمیع
المومنین والمومنات ووفقہم اللہ عن بنیات الدین والدنیا والاخرۃ کہ ان
دنون میں کہ مہینہ شعبان سنہ ۱۲۶۲ھ کا ہے فرمایش کی میرے محب
صادق بلاد مشرقی مجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے حفظہ اللہ تعالی

عمی آفات الدارین کہ اگر ایک رسالہ حقوق میان بیبی کے مین کہ متضمن ہو
شادی غمی کی رسومات قبیحہ کو اور ستر وغیرہ کو تالیف کیا جاوے تو بہت مناسب ہے
کہ اکثر مرد وعورت حقوق آپسکے مین بہت قصور کرتے ہین اور طرح طرح
کے منہیات سے مرتکب ہوتے ہین پس یہ ہیچمدان اگرچہ عدیم الفرصت
تہا لیکن بنظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد کرنیوالا اسکے لکہنے کا ہوا اور اسکو
اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کی روایات صحیحہ سے مرتب کیا
مقدمہ مین بیان فوائد ہے اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے
تقوے اور شرک کا اور برائی اچہا اور سبک جاننے گناہونکا اور ایک باب
مین حقوق خاوند کے کہ بیوی پر ہین اور دوسرے باب مین حقوق بیوی کے
کہ خاوند پر ہین اور اسی ضمن مین شادی غمی کی بری رسمین وغیر ذلک مذکور
ہین اور خاتمہ مین ایک خطبہ ہے مشتمل اوپر احادیث صحیحہ اور نافعہ کے
اور اسکا نام تحفۃ الزوجین رکہا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اسکو دستور العمل
اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ مُرْ جِنْبَنَا و
جَنِّبْنَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَ الْاٰثَامِ مقدمہ جاننا چاہیئے ہر مسلمان مرد وعورت
کو کہ ہر امر مین فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی اور دوست رکہے
اللہ اور رسول کو اور انکے احکام کو اور بچے گناہون سے اور اچہا
اور ہلکا نہ جانے گناہونکو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ
خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۞ یعنے ای ایمان والو فرمانبرداری
کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب حکم کے ہین
تم مین سے یعنے حاکم اور علما اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نہ کرین
بس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پہیر دو تم اوسکو طرف اللہ کی یعنے کتاب
اسکی کی و طرف رسول و سکے کی یعنے اون کے زندگانے مین اور بعد اون کے
اوسکے سنت کے طرف اگر ایمان رکہتے ہو تم سا تہہ اللہ کے اور روز آخرت
یہہ بہتری اور بہت خوب ہے انجام مین اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے کہہ ای محمد اگر دوست رکہتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو
میری دوست رکہیگا تمکو اللہ تعالی اور فرمایا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی
يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞ یعنے قسم ہے تیرے رب کی نہین مومن ہونے
کے لوگ یہانتک کہ حاکم بناوین تجکو بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرین آپسمین پہر
نہ پاوین اپنے دلونمین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہون
تیرے حکم کے تابعدار ہونا اور فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِينَ ۚ یعنے اور جو کہ فرمانبرداری کرتے
ہین اللہ کی اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھہ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہے
اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور نیز
فرمایا ہے وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ یعنے اور جو کوئی اطاعت
کرتا ہے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوس نے اللہ کی اور فرمایا
یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ
الْاَرْضُ ؕ یعنے دن قیامت کے دوست رکہین گے وہ لوگ کہ کفر کیا
ہے اونہون نے اور نافرمانی کی ہے رسول کی یہہ کہ برابر کیجاوے
ساتھہ اونکے زمین یعنے ہوجاوین مٹی مانند زمین کی بسبب شدت
ہول اوس دن کے جیسے کہ اور آیۃ مین ہے وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ
یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا ۔ یعنے کہیگا کافر اے کاش کے
ہوجاتا مین مٹی انتہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی
قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی ۔
یعنے سب امت میری داخل ہوگی جنت مین مگر جس نے انکار
کیا عرض کیا گیا کہ کس نے انکار کیا فرمایا کہ جس نے اطاعت
کی میری داخل ہوا جنت مین اور جس نے نافرمانی کی میری

پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ
اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنے نہین پورا
ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے
کہ لایا مین اوسکو یعنے دین اسلام اور شریعت اور روایت ہے انس
سے کہا کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ
اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ
یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ
کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ یعنے اے چہوٹے بیٹے
میرے اگر قدرت رکھے تو یہہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے
اس حال مین کہ نہو تیرے دلمین کدورت ونفاق کیسی طرف سے تو کر
پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہہ صاف رہنا میری
ہے اور جسنے دوست رکھی سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجکو
اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھہ میرے جنت مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ
اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
یعنے نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہوؤن مین بہت دوست
طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور فرزند اوسکے سے اور

ہوتم اور فرمایا وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَل لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ
حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ الآیہ + یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے
پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لئے راہ خلاصی کی یعنے سختی دنیا
اور آخرت کی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان
نہین کرتا آخر آیہ تک ف آیا ہے حدیث شریف مین کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین جانتا ہون ایک آیہ اگر عمل کرین
اوسپر لوگ تو کفایت کرے اونکو وہ آیہ یہ ہے وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ الخ
انتہٰی + حضرت شیخ عبد الحق رح نے اسکی شرح مین لکہا ہے کہ
یعنے اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنے تقوے کرین تو البتہ کفایت
کرے اونکو طلب رزق سے اور رنج اوٹہانے سے بیچ اسباب اوسکے کہ
کہا ہے بعض مشایخ نے کہ ہر قوم کے لئے ایک پیشہ ہے اور حرفہ ہمارا
تقوے اور توکل ہے انتہٰی + اور کتاب مغنی الطالب نیل المطالب مین لکہا ہے کہ
اصل اور عمدہ ترین اسباب دفع شر نفس کا تقوے ہے اور تمام خیر وسعادت
دارین کی تقوے کے نیچے رکہی ہین اس جہت سے کہ مدار عبادت کا کہ
موجب سعادت کی ہے تین چیزون پر ہے ایک تو توفیق اللہ تعالے کی بندہ کو
عمل پر اور دوسری اصلاح تقصیر عمل کے تا تمام ہو عمل اور تیسرے قبول کرنا
حق تعالے کا عمل کو اور فرمایا ان تینون چیزونکا حق تعالی کی طرف سے وعدہ

کیا گیا ہے تقوے پر جو کوئی تقوے اختیار کرے البتہ ان چیزوں کو وہ
کو پہنچے اور پہنچنا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کرنے
ان تینوں چیزوں کا قرآن میں موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ
یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھ متقیوں کی ہی اور فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ یعنے
اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنے
سنواریگا خدا عمل تمہارے اور فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
یعنے قبول نہیں کرتا خدا عمل کو مگر متقیوں سے اور اور بہت چیزیں خیر دین
و دنیا کی مربوط ساتھ تقوے کے کی ہیں جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَ
تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْئًا یعنے اگر صبر کرو اور تقوے
کرو نہیں ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ آخر تک
جو کہ اوپر ابھی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاتَّقُوْهُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ یعنے ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری
بخشیگا اللہ تمہارے لئے گناہ تمہارے اور فرمایا
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ یعنے اللہ دوست رکھتا ہے
متقیوں کو اور فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰی
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے

اور ہین وہ تقوے کرتے اونکے لئے خوشخبری ہے زندگانی دنیا
مین اور آخرت مین اور اسی لئے متقی بزرگتر سب سے ہوا کہ فرمایا
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے بلاشبہ بزرگترین تمہارا
نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھہ خوش نہین آتا تہا دنیا
مین سے مانند متقی کی اور توریت مین آیا ہے ای فرزند آدم کے تقوی
کر اور جہان چاہے تو سو اور فرمایا خداتعالے نے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ
غَیْرَ بَعِیْدٍ یعنے قریب کی گئی جنت واسطے متقیون کے نہ دور
پس محافظت مکرون سے اور فراخی رزق کی اور مغفرت گناہون کی
اور دوستی خداتعالے کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی
بہشت کی اور اکرام نزدیک خداتعالے کے وغیر ذالک وعدہ کئے
گئے تقوے پر ہین کہ متقی کو یہہ سب چیزین میسر ہوتی ہین
جیسے کہ آیات سابقہ مین مذکور ہوئین اور معنی تقوے کے پاک کرنا
دل کا ہے سب گناہون سے اور ڈرنا اور ہیبت رکھنی خداتعالے
سے اور طاعت اور عبادت کرنی اور یہہ معنی آیتون سے سمجھے
جاتے ہین اور مراتب تقوے کے تین ہین تقوے شرک سے اور
تقوے بدعت سے اور تقوے معاصی فرعیہ سے جیسے کہ اس آیت مین

مذکور

مذکور ہین لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا الآیۃ

اور تقوے بمعنی اجتناب کرنیکی فضول حلال سے بھی حدیث مشہور سے ظاہر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے متقیون کو اس سبب متقی کہتے ہین کہ ترک کرتے ہین اون چیز کو کہ اوس مین خوف نہین ہے بخوف اسکے کہ پڑین اوس چیز مین کہ اوسمین خوف ہے انتہٰی پس تقوے چار قسم پر ہوا اور یہہ قسم اخیر اہم اور اعلے درجاتِ تقوے کی اور موجب سعادت دارین اور حاصل ہونے سب نعمتون کی ہے اور ساتھہ ترک کرنے اسکے کے بندہ مستحق حساب اور عتاب اور حبس اور سرزنش کا ہوتا ہے اور ساتھہ کرنے اسکے کے پہنچنے والا تمام بھلائیون اور قربتون اور نعمتون کو ہوتا ہے اور اسکو متقی کامل کہتے ہین والا تقوے شرک اور حرام اور گناہون سے ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھہ ترک کرنے اسکے کے جہنمی اور معذب ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقوے کی نفس مین یہہ ہے کہ بقوت تمام قیام کرکر نفس کو تمام گناہون سے باز رکھے اور تمام فضولیون سے پرہیز کرے اور تمام اعضا کو لگام تقوے کی دے اور ہر عضو کو کہ جن جن چیزون کے لئے پیدا کیا گیا ہے استعمال مین لاوے اور عمل حرام و لایعنی سے باز رکھے

تمام ہوا کلام صاحب مغنی کا پس ہر شخص کو چاہیئے کہ ان مضامین مین غور کرکر اتباع سنت ہر حال مین اپنے پر لازم سمجھے اور کفر اور شرک اور بدعتون اور گناہون سے پرہیز کرے

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا باس به حذرا لما به باس رواه الترمذی و ابن ماجه مشکوٰة

اور کفر و گناہ ہونا اوسکا اچھا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانے اور بندا اور سکے
کرنے پر راضی ہو کہ ملا علی رح نے شرح فقہ اکبر میں لکہا ہے اَلرِّضَاءُ
بِالْکُفْرِ کُفْرٌ وَمِنْهَا اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيْرَةً كَانَتْ اَوْ
كَبِيْرَةً كُفْرٌ اِذَا ثَبَتَ كَوْنُهَا مَعْصِيَةً بِدَلَالَةٍ قَطْعِيَّةٍ وَكَذَا
الْاِسْتِهَانَةُ بِهَا كُفْرٌ بِاَنْ تَعُدَّهَا هَيِّنَةً سَهْلَةً وَيَرْتَكِبَهَا مِنْ غَيْرِ مُبَالَاةٍ وَيُجْرِيَهَا مَجْرَى الْمُبَاحَاتِ فِي
ارْتِكَابِهَا وَكَذَا الْاِسْتِهْزَاءُ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْغَرَّاءِ كُفْرٌ لِاَنَّ ذٰلِكَ
مِنْ اَمَارَاتِ تَكْذِيْبِ الْاَنْبِيَاءِ انتہی ×
یعنے راضی ہونا ساتہہ کفر کے کفر ہے بعض کفریات سے حلال جاننا گناہ صغیرہ
وہ یا کبیرہ کو کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتہہ دلیل قطعی کے اور
ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہوں کا کفر ہے یا نہیں کہ گنے اونکو ہلکا اور سہل
اور مرتکب ہووے اونکا بے پروا ہوکر اور قایم مقام مباحات کی کرے اونکو
عمل میں لانے میں اور ایسے ہی ٹہٹہا کرنا شریعت روشن پر کفر ہے اسلئے
کہ یہہ نشانیوں تکذیب انبیا کی سے ہے اور سید جمال الدین نے لکہا ہے
کہ فَاِنَّ مَنْ لَمْ يُنْكِرْ بِالْقَلْبِ رَضِيَ بِالْمُنْكَرِ فَيَكُوْنُ كُفْرًا یعنے
جسنے نہ برا جانا برائی کو دل سے رضی ہوا ساتہہ برائی کے پس ہوگا یہہ کفر انتہی
اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نے بیچ تفسیر ذکر حاطب بن بلتعۃ کے لکہا ہے
کہ استباحت گناہ کا کفر ہے اور معنی استباحت کے یہہ ہیں کہ دلمیں خوف عذاب

کا اوسپر بدرستے ہے اور قبح اوسکا اعتقاد مین سے جاتا رہے گو جانے کہ
اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہے اور اوسسے منع شدید کیا ہے اور زبان
سے بہی اقرار کرے کہ یہہ گناہ ہے اسلئے کہ معنی استحلال کے مباح جاننا
ہے نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سے جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد
مین قبیح نرہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتہہ اوس گناہ کے وقوع مین آیا
ظاہر بینان فقہ سمجھتے ہین کہ انکار وارد ہونے حرمت اوسکی کا شرع مین بہی
لازم استباحت کا ہے اور یہہ معنی نادر الوقوع ہے از روی احادیث و آیات کے بیچ تحقیق
استباحت کے اسیقدر کافی ہے کہ مذکور ہوا انکار ورود حرمت اوسکی کا شرع مین ساتہہ دل اور
زبان کے ضرور نہین بسا اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہے کہ شرع مین واسطے
مصلحت عام کے تا رسم فاسد شایع نہووے اور رفتہ رفتہ منجر ساتہہ اور قبح کے نہو
اس فعل کو حرام کیا ہے اور واسطے تہدید و تخویف کے وعدہ عذاب کا اسپر
کیا ہے والا فی نفسہ یہہ فعل کوئی قبح کی نہین رکہتا اور عقاب اسپر مترتب نہین ہوتا
اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکہنا چاہیے کہ بیچ فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کے کام
آوے گا انتہی پس بیچ بہائیو سرکشی کو چہوڑو اور اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کے نہووا اور ڈرو اپنے
رب کے سامنے کہڑے رہنے سے اور بچو گناہ ہونے سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنے لئے
کہ پاک پروردگار فرماتا ہے فَأَمَّا مَن طَغَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ یعنے جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو

یعنے ساتھ پیروی کرنے شہوات کے پس تحقیق جہنم ٹھکانا اوسکا ہے اور جو
کوئی ڈرا کہڑے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش
نفسانی سے پس تحقیق ٹھکانا اوسکا جنت ہے انتہے ۔ اسکی تفسیر جلالین مین یہہ لکھی ہے
کہ حال اسکا یہہ ہے کہ گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع جنت مین پس سوچو اسکے مضمون کو اور
کسیکی خاطر گناہ مین گرفتار ہو کر روز آخرت کے کوئی کسیکی کام نہین آئیگا جیسے کہ
فرماتا ہے اللہ تعالے فَاِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ
وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ لِکُلِّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۔
یعنے پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا اوس دن بہاگیگا آدمی اپنے بہائی سے اور
ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور فرزندون سے ہر آدمی کے لئے اونمین
سے اوس دن ایک حال ہوگا کہ مشغول کریگا اوسکو مال غیر سے یعنے ہر شخص اپنے
اپنے حال مین گرفتار ہوگا کوئی کسیکی طرف متوجہ نہین ہونیکا انتہے ۔ اور حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ اونہون نے ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجھکو کہا حضرت
عایشہ نے کہ یاد کیا مین نے آگ دوزخ کو پس روئی مین پس آیا یاد کروگے تم اپنی
اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہ
کوئی کسکو نہین یاد کرنیکا ایک تو نزدیک میزان کے یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی
[illegible]

یہانتک کہ جانے کہ دیا وائین ہاتھہ مین ملتا ہے نامۂ اعمال یا بائین ہاتھہ مین پیٹھہ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہہ حدیث مشکوۃ مین ابوداؤد سے نقل کی ہے پس غرض ان تمام مضامین کے لکھنے سے یہہ ہے کہ ہرمرد و عورت کو ہرحال مین فرمانبردار اللہ تعالی کا اور اوسکے رسول مقبول کا ہونا چاہئے تا بیڑا پار ہو اور موافقت زوجین کے لئے بھی یہہ عمل اکسیر اعظم ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ یعنے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے پیدا کریگا واسطے اونکے خدا تعالی دوستی کو یعنے باہم دوست ہونگے پس بعضی بیویان عمل حب کی تلاش رکھتی ہین اور بعضے مرد وہ ڈھونڈتے پھرتے ہین ایسے اعمال کہ بیوی تابعدار ہو اور محبت رکھے یہہ عمل کیون نہین کرتے کہ اللہ تعالی کا بتایا ہوا عمل ہے اگر اسکے حق مین کہین ہرکہ شک آرد کافر گردد تو بجا ہے تمّ الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے اصل مطلب اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا

باب پہلا بیچ حقوق خاوندون کے بیویون پر

بیویونکو کمال اطاعت کرنی چاہئے اپنے خاوندون کی کہ انکا بڑا حق ہے اونپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَوْ کُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۝ یعنے اگر مین حکم کرتا کسیکو

کیسکے سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو یہہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو
یعنے سجدہ کرنا کیسکے لئے درست نہین سوا سے پاک پروردگار کے اگر درست
ہوتا کیسکے لئے تو بیوی کو حکم ہوتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا
حق ہے اسکا او سپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَیُّمَا
اَمْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ +
یعنے جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اُسکا اوس سے راضی ہو داخل
ہوگی بہشت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمَرْاَۃُ
اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ
بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ
یعنے عورت جسوقت کہ پانچون وقت کی نماز پڑہے اور ماہ مبارک
کے روزے رکھے اور بچاوے اپنے شرم گاہ کو حرام کاری سے اور
فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی پس ایسا درجہ ہوگا اوسکا کہ داخل
ہوگی بہشت مین جس دروازے سے چاہے گی اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ
لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ یعنے جبکہ بلاوے
مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے پس چاہیئے کہ آوے
اوسکے پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنے کار ضروری کرتی ہو

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا

رواہ الترمذی و ابن ماجہ

یعنے نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہے جنتی بیوی اوسکی کہ حور بہشتی آنکھون والی ہے نہ ایذا دے تو اسکو مارے تجھکو اللہ نہیں ہے وہ اسکے نہین کہ وہ تیری پاس مہمان ہے قریب ہے کہ جدا ہوکر تجھسے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

یعنے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہین چڑہتی اونکی کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے اپنے آقاؤن کے پاس اور اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہو اوسپر خاوند اوسکا یعنے بشرطیکہ حق پر خفا ہو اور تیسری نشہ والا یہانتک کہ ہوشیار ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین پس بیبیونکو چاہیئے کہ ان حدیثون کے معنو مین غور کر کر اپنے خاوندونکی تابعداری اور تابعداری مین یہہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکہین کہ اگر خاوند بری بات

کرنے کو کہے تو نہ مانے اسلئے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنے نہین ہے تابعداری
کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے اور اگر ضروری یا مباح بات
کرنیکو کہے یا بری بات سے منع کرے تو تابعداری اوسکی بدل و جان
کرے مثلاً خاوند نماز پڑھنے کو کہے تو بجا لاوے حکم اوسکا کیونکہ اوسکے ترک
کرنے مین بڑا گناہ لازم آتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من ترک الصلوۃ متعمدًا
فقد کفر یعنے جسنے نماز چھوڑی قصداً پس تحقیق وہ کافر ہوا اور ماہ
مبارک کے روزہ رکھنے کو کہے تو اسمین بھی اطاعت اوسکی کرے کیونکہ اوسکے
ترک کرنے مین بڑا ہی ٹوٹا پاتا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے من
افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدہر
کلہ وان صامہ یعنے جسنے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا حاجت
و بغیر مرض کے تو اوسکے بدلے اگر تمام زمانہ بھر روزے رکھیگا تو اوسکی
فضیلت کو نہین پاویگا یا اگر زکوۃ اوسپر فرض ہے اور خاوند زکوۃ دینے کو
کہے تو فرمان برداری کرے اوسکی کیونکہ زکوۃ کے نہ دینے سے مبتلا ہوگا
قیامت کو کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے من اتاہ اللہ مالا فلم یؤد
زکوتہ مثل لہ مالہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان
یطوقہ یوم القیمۃ ثم یاخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ

ثُمَّ یَقُولُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الآیہ یعنے جسکو اللہ نے مال دیا اور اوسنے زکوٰۃ اوسکی نہ ادا کی تو دن قیامت کے مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالی سانپ کی کہ گرے ہونگے بال اوسکے سر کے بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کے اور اوسکی آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ بڑا سانپ ہوتا ہے وہ مانند طوق کی زکوٰۃ نہ دینے والے کے گلے میں چمٹیگا پھر اوسکی باچھیں پکڑیگا پھر کہیگا کہ میں مال تیرا ہوں میں خزانہ تیرا ہوں پھر واسطے سند کے حضرت نے آیۃ کلام اللہ کی پڑھی اور نہ جانیں وہ لوگ بخل کرتے ہیں بیچ تھا اوس چیز کے کہ وے اونکو اللہ نے اپنے فضل سے کہ وہ بہتر ہوگا اونکے لئے بلکہ وہ برا ہوگا اونکے لئے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اوسکے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ٥

یعنے اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے ہیں خزانے اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنے زکوٰۃ وغیرہ نہیں ادا کرتے پس خبر دی اونکو عذاب دردناک کی اوسدن کہ گرم کئے جاوینگے

وہ خزانے آگ جہنم مین پھر جلائی جاوینگی اوس سے پیشانیان اونکی اور پہلو اونکے اور کہا جاویگا اونکو کہ یہہ وہی تو ہے کہ جمع کیئے تہے تم نے اپنے لیئے پس چکہو تم مزہ اوس چیز کا کہ تہے تم جمع کرتے اور خوبی زکوة کی جا بجا آئی ہے منجملہ اوسکے ایک آیت ہے اخیر سورۂ روم مین وَمَا اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۔ یعنے اور جو کچھہ کہ دیتے ہو تم زکوة سے چاہتے ہوا وسسے خوشنودی اللہ تعالی کی پس وہی لوگ بڑہانیوالے یعنے ثواب مال کے ہین اور اسیطرح اگر حج فرض کو کہے تو تابعداری اوسکی کرے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا یعنے جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہونچا دے اوسکو طرف بیت اللہ کے اور حج نہ کرے پس نہین ہے تفاوت اوسپر اسمین کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر یا طلب علم کو کہے تو کہا مانے اوسکا کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت پر یہہ چند چیزین بطریق مثال کے لکہی گئی ہین حاصل یہہ کہ جو ضروری اور مباح چیزون کے کرنیکو ماوند کہے بدل و جان قبول کرے اونکو اور اگر بری باتون سے منع

کرے تو باز رہے اوس سے اور بہت سی باتین بہت ہین سب سے بڑی بات
شرک وکفر ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؕ
یعنے شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہے اور فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؕ یعنے جن لوگون
نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتون کو وہ دوزخ کے رہنے والے ہین وہ اوسمین
ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف مین آیا ہے عَنْ مُعَاذٍ قَالَ وَصَّانِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ
اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ
مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ
خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ
حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ
وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ
مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
یعنے روایت ہے معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلعم نے
ساتھہ دس باتون کے فرمایا نہ شریک کر تو ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ
مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو نکل جانیکا

اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصداً اسلئے کہ تحقیق جسنے چھوڑی نماز
فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوسنے عہد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اسلئے
کہ تحقیق وہ سر ہے ہر برائی کا اور بچاتو اپنے تئین گناہ سے اسلئے کہ تحقیق
گناہ سے غضب الہی نازل ہوتا ہے اور نہ بہاگ تو بہاگنے سے جہاد مین سے اگرچہ
ہلاک ہوں لوگ اور جبکہ پہونچے لوگونکو موت یعنی قحط یا وبا اور تو اوسمین ہو
پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر اپنے مال سے اور نہ اوٹھا اونسے عصا اپنا واسطے
تادیب کے یعنے تنبیہ کرتا رہ امور شرعیہ پر اور ڈرا اونکو یعنے بیچ مخالفت اوامر
اور نواہی اللہ کے نقل کی یہہ احمد نے پس اگر عورت شرک کفر کرتی ہے اپنے
خاوند منع کرے تو اوسی وقت کہنا اوسکا مانے اور توبہ اوسسے کرے اور نکاح
پھر کرے کہ شرک کفر سے نکاح جاتا رہتا ہے اور کفر لازم آتا ہے اللہ
کے نہ ماننے سے یا اوسکے حقیر جاننے سے یا اونکی بی ادبی کرنے سے یا اوسکے
احکام و خبرون کے نہ ماننے اور جھوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اور
شرک کے معنی جو اگلے علما نے بڑی بڑی کتابوں مین لکھے ہین اوسکا حاصل
حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ نے ترجمہ قرآن مین کئی جاہ نقل کیا ہے
چنانچہ وہ عبارتین اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہین تا عوام اچھی طرح سمجھ لیوین
بقرہ مین بیچ فائدہ آیہ ولا تنکحوا المشرکات الخ کے یہہ لکھا ہے اگر مرد
نے شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین

کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا
ہمارا بھلا برا کرنا اوسکے اختیار میں ہے اور اوسکی تعظیم اور پرخرچ کرے مثلاً
کسیکو سجدہ کرے اور اوسسے حاجت مانگے اوسکو مختار جانکر اور بیچ سورہ بنی اسرائیل
کی تفسیر آیہ وشارکہم فی الاموال کے بیچ لکھا ہے کہ مال میں ساجھا یہہ کہ تو نکو
نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہہ کہ ایک کو بتاتے ہیں
فلانے نے بخشا ہے دوسرا فلانے کا بخشا اور سورہ نحل کے ترجمہ میں لکھا کہ شرک
یہہ کہتے ہیں مالک اللہ ہی ہے پر یہہ لوگ اوسکی سرکار میں مختار ہیں اسواسطے اونکو پوجیے
سو یہہ غلط ہے جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بیگناہ ہیں ایک شیطان
اپنا نام رکھکر آپکو پجواتا ہے انتہی اور اسیطرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے
بیچ تفسیر سورہ جن کے آیہ کادوا یکونون علیہ لبدا کی تفسیر میں لکھا ہے حاصل اوسکا
یہہ ہے کہ کوئی اس بندے سے یعنی آنحضرت سے طلب فرزندی کی کرتا ہے اور
کوئی طلب زری کی اور کوئی طلب خدمات دنیا کی وغیر ذلک اور بسبب اس ہجوم
کے اوسکی اوقات کو بھی منغص کرتے ہیں اور آپ بیچ ورطہ شرک و کفر کے گرفتار
ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب نور الہی اس بندے کے دل میں آیا بسبب
کمال ذکر و عبادت کے تو یہہ بندہ شریک کار خانہ خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کے
نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھہ وہ کہے حقتعالی عمل میں لاتا ہے
جیسے کہ دنیا میں صاحب خانہ کو خاطرداری مہمان کی ملحوظ ہوتی ہے اور اسیلئے

ان پیا تھا بس بیٹھے ہین کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور فوجدار جیسے گہیرین کہ آتے
ہین اور اونسے حل مشکلات اور حاجت روائی ڈہونڈتے ہین اور ساتھ اسی خیال
فاسد کے کہ ہیچ حق بندگان خدا کے ساتھ خدا کے بہم پہنچاتے ہین ہیچ وطن
پیر پرستی اور گور پرستی کے پڑتے ہین اور اس حادثہ مین جن اور آدمی دونو
شریک ہین انتہی اور مائۃ المسائل مین لکہا ہے کہ شرک شرع مین بمعنی کفر کے
بہی استعمال کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے ترجمہ مشکوۃ مین
لکہا ہے کہ اشراک بالله شریک کرنا ہے ساتھ خدا کے وجود مین یا عبادت
مین اور مراد شرک سے کفر ہے جس طرحکا کہ ہو انتہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد
کے بیچ مین لکہا ہے کہ قول الله تعالی کا اِنَّ اللهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ ای یکفر بہ اور
کفر کو ساتھ شرک کے تعبیر کیا اسلئے کہ کفار عرب تہے مشرک انتہی
پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ باتین بہی کفر و شرک کی ہین پوجنا سیتلا کا اور چوٹی
رکہنی بچونکی سر پر یا بدہی یا بیڑ پہنانا اس نیت سے کہ اسی عمر دراز ہوتی ہے یا کنگنا
پہنانا یا ہنسلی پہنانی اسی نیت سے یا ڈال دینا بہکونی یا چرخہ لگانا یا آر چار دنڈی نانا
بعد کسیکے مرنے کے یہہ جانکر کہ اسنے کوئی اور بہی مر جاویگا یا ایک رنگ کا کپڑا
وغیرہ پہننا ترک کر دینا یہہ جانکر کہ ہمارے بزرگ اسکو ترک کر گئے ہین جو کوئی اسکو
پہنیگا خواہ مخواہ ضرر اوسکو پہنچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو وغیرہ
کو ماننا اور اوس سے خبرین غیب کی پوچہنی اور اوسکو حاجت روا جاننا اور منتر

البقر يضربون بها الناس ونساء كا
سيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كأسنمة البخت
المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد
من مسيرة كذا وكذا رواه
مسلم یعنے دو گروہ کہ دوزخیون سے ہین نہین دیکھا مین نے انکو
یعنے بعد میرے پیدا ہونگے ایک ان مین سے وہ ہین کہ انکے ساتھ کوڑے
ہونگے جیسے دمین گایون کی مارینگے ان سے لوگونکو یعنے ناحق از راہ
ظلم کے اور دوسری وہ عورتین کہ پہنے ہونگے کپڑے ظاہر مین اور ننگی
ہونگی حقیقت مین یعنے بعض بدن انکا ڈھکا ہوگا اور بعض کھلا واسطے اظہار
جمال کے جیسے کہ دوپٹا پیٹھ پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ زینت کی
ہین برہنہ رکھتی ہین یا پہنینگے باریک کپڑے کہ بدن انکے انمین سے
معلوم ہوتے ہونگے پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر مین لیکن ننگی
ہونگی حقیقت مین یا پہنینگے لباس فاخرہ اور ننگی ہونگی لباس تقوی سے کہ
آخرۃ مین بسبب تقوے کے لباس بہشت کے پہنینگے یا رجہانے والی ہونگی لوگونکو
یا اوڑہنیان سر پر سے اوتار ڈالینگے تا دیکہین لوگ منہہ انکے مائل ہونگے
یعنے مٹک چال چلینگی کہ رہ ہونگی عفاف سے یعنے
پارسائی نہین ہونگی یا میل کرنے والیان ہونگی

یعنے آپ بھی رغبت کرینگی مردونکی طرف سر اونکے مانند کوہان بختی اونٹونکے
ایکطرف جھکے ہوئے یعنے جیسے بعضی عورتون کے سرون پر جوڑے
بالون کے ہوتے ہین نہین داخل ہونگی وہ جنت مین اور نہین پاوینگی
وہ بو جنت کی حالانکہ تحقیق بو اوسکی البتہ پائی جاویگی اتنی اتنی دور سے یعنے
پانسو برس کی راہ سے نقل کی یہہ مسلم نے پس خیال تو کرو ای بیبیون
کہ پیغمبر خدا علیہ السلام نے کیسی برائی اور عذاب بیان فرمایا عورتون باریک کپڑے پہننے والیون
اور بیہودہ وضعونکی نسبت ہے کیونکہ بری وضع یہہ نکلے وہ تحقیق بہین ا جنت سے محروم
رہینگی اور گنہگار ہوینگی حدیثمین کہ حضرت نے فرمایا ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ
مِنْهُمْ + یعنے جو شباہت کرتا ہے کسی قوم کی پس وہ انہین مین ہے
اصل اس بیان کی یہ ہے کہ کسی فاحشہ نے نکالی ہے انکو وضع اوسکی پسند آئی یہہ بھی
انہین کے ساتھ شریک ہوئین اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتے
ہین أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ
اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ
تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ
ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا سلمه یعنے لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے مصر کے
باریک پس دیا مجھکو اونمین سے ایک تھان اور فرمایا پھاڑ تو اسکو دو ٹکڑے
پس قطع کر ایک کا اونمین سے قمیص اور دوسرے دوسرا اپنی بیوی کو تاکہ اوڑھنی

یناوسے اوسکی پس جبکہ پہنہ پہیری وحیہ نے فرمایا آنحضرت نے اوسکو حکم کر اپنی بیوی کو پہنہ کہ لگا لیوے اوسکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اوسکے بدنکو یعنے وہ کپڑا باریک تہا کہ اوسمین سے معلوم ہوتا تہا رنگ لونکا اور جلدکا پس حضرت نے فرمایا کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگا لے تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالونکا اور روایت مین آیا ہے اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِی بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْہَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَصْلُحَ اَنْ یُرٰی مِنْہَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْہِہٖ وَکَفَّیْہِ یعنے اسما حضرت ابی بکر کی بیٹی آئین رسول خدا صلعم کے پاس اور حال یہ کہ اونپر کپڑے باریک تہے پس منہہ پہیر لیا حضرت نے اونکی طرف سے اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جبکہ پہونچے حد بلوغ کو نہیں درست یہہ کہ دیکہا جاوے اوسکے مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف منہہ اور ہتیلیون اپنی کے نقل کیے یہہ ابو داؤد نے اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدن باریک کپڑے مین سے معلوم ہو تو حکم ننگے کا رکہتا ہے اور کتاب شرعۃ الاسلام مین لکہا ہے کہ عورت ایسا لباس باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن کا اوسمین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے اور علقمۃ بن ابی علقمہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہے کہ کہا اوسنے دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَلَىٰ عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا
خِمَارًا كَثِيفًا یعنے آئی حفصہ بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکر کی
حضرت عائشہ کے پاس اور حال یہ تھا کہ اوسکے سر پر اوڑھنی باریک تھی پس ا
پھاڑ ڈالا اوسکو حضرت عائشہ نے اور اوڑھائی اوسکو اوڑھنی سخت پس ان حدیثوں
سے معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھ بدن اوسکا دکھلائی دے
یا کچھ کھلا درست نہیں سوا چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے اور دونوں پہنچوں کے اور باقی بیان
ستر کا انشاء اللہ تعالی دوسرے باب میں ہوگا اور اور بری رسم ہے لڑکی کو ریشمی
کپڑے پہنانے اور سونا چاندی پہنانا اور چوٹی وغیرہ رکھنی اور افیون کھلانی اور اجیر کی
دو چیزیں لڑکے کے لیے بھی منع ہیں اور لڑکی کے لئے نہیں اور اوپر کی چیزیں لڑکوں کو
نہیں درست اور لڑکی کے لئے درست ہیں اور منع ہونا انکا حدیثوں سے ثابت ہے بموجب
ورائی کے حدیثیں ذکر میں نقل کی ہیں اور شادی میں کہ بہت رسمیں کافروں اور فاسقوں
کی ہیں انمیں سے یہی ہیں جیسے کنگن اور ابٹنا ملنا اور سہرا باندھنا اور نو ٹوٹی کا زیور
نیچے مسند کے اور تیل چڑھانا اور [illegible] کھیلنا اور کنگنا باندھنا اور دودھ
کی محبت کے لئے رسمیں معلوم کرنی اور وقت آنے دولہن کے مینڈھا یا مرغ ذبح کرنا اور
گودی بھرنی اور سوا انکے رسمیں بری بہت ہیں بیشتر کرے انسے کہ اکثر [illegible]
کفر کا ہے بیان دو یا اللہ منہ اربعین مسائل میں لکھا ہے کہ سہرا تار زردہ وطلا کا
مردونکو اصلا جائز نہیں اسلئے کہ استعمال طلا کا مردوں کے لئے مطلقا حرام ہے اور

اگر بزرگون کو حاجت روا جانکر منتین اونکی مانے اور شگون بد کو موثر جانے
یعنے مثلاً اگر بلی راستہ کاٹ گئی یا چھینک ہوئی وغیر ذالک تو جس کام کو چلے ہو
وہ نہین ہونیکا یہ سمجھنا قبیل طیرہ کی سی ہے کہ جسکو آنحضرت صلعم نے فرمایا
ہے الطیرۃ شرک یعنے شگون بد لینا شرک ہے غرض کہ جو شرک اور کفر
کی باتین ہین اونکو ترک کرے کہ دنیا چند روزہ ہے اور وہان کوئی کام
نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بیٹے نہ اور کوئی پس کمال انقضاء
غفلت ہے کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو برباد کرے کہ کلام اللہ
اور کتابین حدیث وغیرہ کی بھری ہین اسکی برائی مین چنانچہ حضرت پیران پیر
سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ لوگ اس شرک سے غافل
ہین کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہو رہے ہین جیسے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
افرأیت من اتخذ الٰهه هواه یعنے کیا دیکھا تو نے اوسکو کہ پکڑا ہے اوسنے
اپنی خواہش نفسانی کو معبود اپنا پس خیال تو کیجیے کہ اپنے مطلق خواہش نفسانی
کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ صریح شرک ہوا اور کلمات کفر سے کہ مظاہر حق
ترجمہ مشکوۃ شریف کے ہین فتاوی عالمگیری سے بتفصیل لکھی ہین پرہیز کرے
اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ لائق ہے مسلمان کو یہ کہ پڑھا کرے
اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ یہ سبب ہے بچنے کی شرک اور کفر سے
بسبب وعدہ نبی صلعم کے اللّٰهم انی اعوذ بک من ان اشرک بک

شیئا فانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصۃ
اور ساتویں بڑی بات زناکاری ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ولا تقربوا
الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا ط یعنے پاس بھی نہ
پھٹکو زنا کے کہ بلاشبہ وہ ہے بیحیائی اور بُری راہ اور حضرت ابن عباس
سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں وما ظهر الغلول فی قوم الا
القی اللہ فی قلوبهم الرعب ولا فشی الزنا فی قوم الا
کثر فیهم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان
الا قطع عنهم الرزق ولا حکم قوم بغیر حق
الا فشی فیهم الدم ولا ختر قوم بالعهد الا سلط
علیهم العدو ط یعنے نہیں ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم میں
مگر کہ ڈالتا ہے اللہ اونکے دلوں میں خوف اور نہیں پھیلتا زنا کسی قوم میں
مگر کہ کثرت ہوتی ہے اونمیں موت کی اور نہیں ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ
اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق اور نہیں حکم کرتی
کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہے اونمیں کشت وخون اور نہیں بدعہدی
کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اوپر دشمن انتہی بعبارتہ حدیث مشکوٰۃ کے
باب تغیر الناس میں ہے آٹھویں بڑی بات ہے نامحرم کے سامنے ہونا
اور کلام کرنا اوسے اور نامحرم وہ ہے کہ جسے نکاح کرنا جائز ہو یس بڑی

بیان زنا میں

اور جیٹھ اور بیٹے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی اور بہنوئی وغیر ذالک
بھی نامحرم ہین اسنسے پردہ کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی غلام بھی مذہب
حنفی مین اجنبی ہے محرم نہین اوسسے بھی پردہ کرے مثل اور اجنبیون کے
اور بڑی بات سب سے خاوند کا مال بیجا صرف کرنا پس ان چیزون سے
پرہیز کرے کہ آنحضرت صلعم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث
مین قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي
تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا فِي مَالِهَا
بِمَا يَكْرَهُ یعنے عرض کیا گیا آنحضرت صلعم سے کہ کونسی عورت
بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے خاوند کو جبکہ دیکھے اوسکو اور فرمانبرداری
کرے اوسکی جبکہ حکم کرے اوسکو اور نہ مخالفت کرے یعنے نہ خیانت کرے
اوسکی بیچ نفس اپنے کے اور مال اپنے کے ساتھ اوس چیز کے کہ ناگوار
ہو خاوند کو اور بڑی بات سے ناپاک رہنا اور غسل نہ کرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسے
بعضی عورتونکو عادت ہے کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہانگی نہین
بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرینگی سبحان اللہ مین حیا کی
وجہ جانتی ہین کہ اپنے مالک حقیقی سے شرم نہین کرتین اور لوگون سے شرم کرتی ہین بہت
ت ہے ننگے نہانا گھر والون کے سامنے اور ایک پائخانہ نہین کہ
عورتونکو ملکر بیٹھنا کہان حیا کی بات ہے ناف کے نیچے سے زانو تک

نیچے تک عورتونکو بھی اسمین ستر کا چھپانا واجب ہے اس بات کو سہل و
سبک جاننا بہت ہی برا ہے خوف کفر ہے اسمین عیاذاً باللہ منہ حیف
ہے کہ اکثر عورتین ایسے غافل ہین کہ پروا بھی نہین کرتین اور بڑی
بات ہے مستی کی ریخ اور دھڑی جمانی ایسی کہ پانی اوسکے نیچے نہ پہونچے
کہ غسل ہی نہین اوترتا اور دھڑی جو ایسی ہو کہ منہہ بند کرنے سے معلوم
ہوتی ہو اور سہ پپڑی جمی اوسسے وضو بھی نہین ہوا کیونکہ منہہ بند کرنے پر
جتنا ہونٹہ باہر رہے وہ جزو ہے منہہ کا پس جن عورتین کہ بسبب پپڑی
مستی کے مسّے ہونٹہ پر پانی نہ پہونچا تو جز منہہ کا خشک رہا پس وضو کہان
ہوا جب وضو یا غسل نہوا تو نماز کیونکر ہوگی کہ طہارت شرط ہے نماز کی اسلئے
بھی کمال غافل ہین عورتین افسوس ہے کہ ذرہ سی زینت کے لئے نماز کو
برباد کر کر مستحق عذاب کے ہوتی اسی طرح تنگ تنگ چوڑیون کے پہننے
سے کہ جسکے نیچے ہاتھ خشک رہ جاوے یا تیمم کرنے مین ہاتھ دوسرے
ہاتھ پر کہین نہ پہونچے تو وضو اور تیمم نہین ہوتا پس جب طہارت نہوئی تو
نماز کہان ہوئی اور بھی بات ہے عورتون کے حق مین یہہ کہ باریک
کپڑے پہنکر مردونکی اور کافر و فاسق عورتون کے سامنے ہی ستر ہو
کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ
النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ

اور استعمال نقرہ کا مثقال سے کم واسطے چہاپ کے مردونکو جائز ہے
جیسے کہ حدیث ترمذی مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے
چہاپ کے پوچہا کہ یا رسول اللہ کس چیز سے بناؤن تو فرمایا چہاپ یا چاندی سے
اور تمام نکر اوسکو بقدر مثقال کے یعنے کم ایک مثقال سے جیسے ہوا انتہی اور سوائے
چہاپ کے استعمال چاندی کا بہی مردونکو درست نہین کذا فی کتب الفقہ اور اور عورتونکو
استعمال ونکا جائز ہے مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال عورتونکو بہی مکروہ ہے بسبب
مشابہت کفار کے اور مشابہت کفار کی حرام ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَھُوَ مِنھُم یعنے جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی
پس وہ اونہین مین سے ہے انتہی اور سہرہ بہولونکا بہی بسبب مشابہت کفار کے
جائز نہین بلکہ ہار اور پہول کہ دولہہ اور دولہن کے سر پر وقت نکاح کے یا بعد اوسکے
باندہتے ہین بدعت ہے اور مشابہت ساتہہ گبرون کے اور مشابہت کافرون اور گبرون
سے احتراز لازم ہے چنانچہ بیچ کتاب صراط الصفا کے بطور فتاوے کے ہے لکہا ہے کہ پہول
اوپر سر دولہہ کے باندہنے اور دستارچہ یعنی پٹی تمامی یا مانند اوسکے کے سر پر رکہنے بدعت
ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ رسم گبرونکی ہے انتہی اور کنگنہ باندہنا دولہا اور دولہن کے ہاتہہ
مین بہی رسوم کفار سے ہے چنانچہ اسی کتاب مین بیچ فصل نکاح کے فتاوی مطالب المؤمنین
سے نقل کیا ہے کہ ایک قوم کے ہان رسم ہے کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند ملا کر پڑیا مین
باندہتے ہین کہ اوسکو کنگنہ کہتے ہین یہہ فعل مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کے ہے

یہ ہے کہ یہہ طریق ہنود کا ہے اور تشبیہ ہنود کی ساتھہ کفر ہے یا
اور اسی کتاب کی فصل مذکور مین یہہ بھی ہے کہ شوہ لعل باندہنا دولہ
مین رسم گبرون کی ہے خوف اسکا ہے کہ کافر ہو اور ضائع المومنین
ہے کہ ایک قوم کے ہان رسم ہے کہ ہتھیلیون پر پہول باندہتے ہین اور مندل
ہتے مین مشابہت گبرون کی ساتھہ ہوتی ہے اور اسی کتاب مین ہے کہ ایک قوم کے
ہان رسم ہے کہ تھوڑی سی سرسون اور اسپند لتہ مین باندہتے ہین اور اسکو کنگنا کہتے
ہین اور اسکو دولہ کے ہاتھہ مین باندہتے ہین یہہ صریح ہے کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا کافر ہوجاوی
اور سید آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہے کہ نکاح
مین کتنی چیزین مکروہ ہین اور کتنی چیزون مین خوف کفر کا ہے اور بعضے بدعتون مین اسطرح
کوئی کہ وہ رسمین بجالاوے علاقہ زوجیت کا درمیان مین سے برطرف ہوجاتا ہے اور
وہ نکاح اہل اسلام کا نہین ہوتا ہے اور فرزند اوس نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب
اوس فرزند کا ثابت نہین ہوتا اگر ثابت ہو ساتہہ حرام زادگی کے منسوب ہوگا تو
کنگنا باندہنا کہ یہہ کفر صریح ہے کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہے
دوسرے یہہ کہ ملبوس دیتے ہین کہ مشتمل ہر طرح بطرح کی قسمون اور رسوم ہونگا ہے
اور تیسرے یہہ کہ دولہ کے سر پر یان اوڑہنی یا اور عورتین آنچل میں التی ہین اور دلہن کے
سر پر دستار رکہتی ہین کہ بجا اس فعل سے دونون ملعون ہوتے ہین اسلئے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لعنت خدا
کی اوس مرد پر کہ اپنے تئین مشابہ عورتون کے کرے اور لعنت خدا کی اوس عورت پر کہ اپنے تئین مشابہ مردون کے کرے

اور چوتھے یہہ کہ انگوٹھا دولہن کا دودہ پانی سے دہوتے ہین اور دولہا کو پلاتے
ہین یہہ بہی رسوم گبرون کی ہی ہے اور خوف کفر کا ہے اسمین اور پانچوین یہہ
کہ زلیخا مصری کی عورت کے بدن پر رکہتے ہین اور مرد اوسکو اپنے اونہہ سے
اوٹہاتا ہے ان افعال مین فاسق ہوتے ہین اور یہہ بہی رسوم گبرون کی ہے اور مشابہت
چارپایون کے ساتہہ رکہتا ہے چہٹے یہہ کہ وقت جلوہ کے سرخ دورہ لاتے ہین اور دولہا
کے گلے مین ڈالتے ہین اور مشاطہ تخت پر بٹہا کر ہر ایک عضو کو اعضاء دلہن سے بلکہ اوسکے
ستر کو بہی بتاتی ہے اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال مین سب ملعون ہوتی ہین
ساتوین یہہ کہ گالیان فحش دیتے ہین تا آنکہ اہانت مسجد اور محراب اور منبر اور دستار
کی کرتی ہین اور اہانت ان چیزون کی کفر ہے آٹہوین یہہ کہ دولہا گرد دولہن کے سات
بار پہرتا ہے اور یہہ رسوم کفار سے ہے اور خوف کفر ہے اسمین نوین یہہ کہ فحش
عورتان کی شربت سے دہوتے ہین اور دولہن اوسمین پیشاب بہی کردیتی ہے اور
دولہا کو پلاتے ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہے دسوین یہہ کہ سر منڈہانے پہننے کا جل
سے مرد کو زینت دیتے ہین یہہ بہی باتفاق مکروہ ہے اگر کہین کہ یہہ ایک رواج قدیم
ہے تو کافر ہوت گیارہوین یہہ کہ دولہا کو طوق نقرہ اور بعضو نکو لباس عورتون کا پہناتے
ہین یہہ بہی بدعت سیئہ ہے تمام ہوئی عبارت سید اوصریح کی اور رسم آرسی مصحف
کی کہ مروج اس دیار کی ہے شریعت محمدیہ مین کچہہ اصل اوسکی کسی کتاب مین دیکہی نہین
گئی ہے وہ بہی بدعت ہے کہ ترک اوسکا انسب و الیق ہے اور اوپر کہی آرسی

ہے ولد کو سرخ کپڑے پہنے بلکہ مردونکی لئے سرخ رنگ پہننا حرام ہے منقول ہے
نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے یعنے بچو تم سرخ رنگ سے اسلئے کہ وہ زینت شیطان
سے ہے اسلئے کہ تحقیق شیطان دوست رکھتا ہے سرخ رنگ کو اور اور بڑی رسم
ہے ریشمی کپڑا پہنانا ولد کو اور لڑکے خوردسال کو بھی اور مہندی لگانی ولد کے
ہاتھہ مین یا پانوںمین اسلئے کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور تزئین کے جائز نہیں
ہے مرد کو اگرچہ خوردسال ہو شادی مین ہو یا غیر شادی مین چنانچہ اشباہ والنظائر
مین لکھا ہے مَا حَرُمَ عَلَى الْبَالِغِ فِعْلُهُ حَرُمَ عَلَيْهِ فِعْلُهُ بِوَلَدِهِ الصَّغِيرِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ
يَسْقِيَهُ خَمْرًا وَلَا أَنْ يُلْبِسَهُ حَرِيرًا وَلَا أَنْ يَخْضِبَ يَدَهُ بِحِنَّاءٍ أَوْ رِجْلَهُ ؕ
یعنے جو کچھہ حرام کیا گیا ہے بالغ پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہے اوسپر کرنا اوسکا واسطے فرزند
خوردسال اپنے کے پس نہین جائز ہے یہہ کہ پلاوے اوسکو شراب اور نہ یہہ کہ پہناوے ریشمی کپڑا اور نہ یہہ کہ
مہندی لگاوے اوسکے ہاتھہ مین یا پانوںمین انتہے اور یہہ بھی اسے معلوم ہوا
کہ شراب یا اور نشہ کی چیز بچے کو پلانی یا کھلانی جائز نہین جیسے یہان بچہ کو وقت
ختنہ کے بہنگ پلاتے ہین یا افیون کھلاتے ہین یہہ حرام ہے اسلئے کہ
حدیث شریف مین آیا ہے اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنے خمر وہ چیز ہے کہ ڈہانکے عقل کو
اور آیا ہے كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنے ہر چیز نشہ کرنیوالی حرام ہے انتہے اور گناہ اوسکا پلانیوالے پر
اور کہلانیوالے پر ہوتا ہے چنانچہ نصاب الاحتساب مین آیا ہے کہ لَا يَنْبَغِي أَنْ
يُخْضِبَ يَدَ الصَّبِيِّ وَرِجْلَهُ بِالْحِنَّاءِ وَيَحْرُمُ عَلَى الصَّبِيِّ شُرْبُ

واكل الميتة والاثم على الذى اسقاه واكله يعنے جائز نہیں ہے
مہندی لگانی لڑکے کے ہاتھ اور پانو میں اور حرام ہے لڑکے پر پہننا زرکار اور گہنا
مروارید کا اور گہنا اسکا پلانیوالے پر اور کھلانے والے پر ہے اتنے اور اور بری رسمیں ہیں
ملوث ہونا دولہ کا گشت کے لئے ہمراہ براتیون کے واسطے اظہار شوکت کے اور باجے بجوانے اور
آتش بازی چھوڑنی اور ناچ ورنگ کرنا اور داخل ہونا اجنبی عورتوں کا دولہ کے پاس اور
کلام کرنا و سٹھے اور رسمیں خرافات وہان جاکر کرنی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی رح نے بیچ بیان رسومات ممنوعہ نکاح کے لکہا ہے ولا یجوز تضییع المال
باحراق البارود والكاغذ وركوب الخيل والطوف با
لبلد من غير حاجة قال الله تعالى ولا تكونوا كالذين
خرجوا من ديارهم بطرا ورئاء الناس واظهار المعازف
للملاهي واظهار لعب اللاعبين وستر حيطان البيت
لثياب الجميلة تزيينا ودخول النساء الاجنبيات
لى الزوج بعد الفراغ من العقد وكلامهن معه ومس
ه واذنه ووضع النبات على جسد الزوجة وامر الزوج
برفعه بلسانه وحفوف النساء حول الزوج والزوجة
د الخلوة كله من البدعات المحرمة يعنے جائز نہیں ہے
يع کرنا مال کا ساتھ جلانے بارود و کاغذ کے اور جائز نہیں ہے سوار ہونا

گہوڑے مین بیاہ اور پہرانا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہو تم مانند
اون لوگون کی کہ نکلے اپنے گہرون سے از راہ تکبر اور دکہلانا لوگون کے اور جائز نہین
ظاہر کرنا جہیز کا جوڑونکا اور ظاہر کرنا تماشا تماشا کرنیوالونکا اور دکہانا گہر کی دیوارونکا
اچہے اچہے کپڑون سے زینت کے لیے اور داخل ہونا اجنبی عورتونکا دولہہ کے پاس بعد
فارغ ہونیکے نکاح سے اور جائز نہین ہے کلام کرنا عورتونکا دولہہ سے اور رکہنا
دولہہ کے ناک کان کا اور رکہنا مصری کا دولہن کے بدن پر اور حکم کرنا دولہہ کو سجدہ کر
اوٹہالو اوسکو اپنی زبان سے اور جائز نہین ہے جمع ہونا عورتونکا گرد دولہہ
کے وقت خلوت کے یہہ سب بدعات محرمہ سے ہین انتہی ++ اور فتاوی کبیر
مین ہے کہ بجانا نقارہ کا اور بانسری کا حرام ہے اسلیے کہ یہہ سب آلات لہو
کے ہین مگر نقارہ بجانا بیچ جہاد کے درست ہے اسلیے کہ
پراگندہ مجتمع ہوتے ہین پس اس مقام مین بجانا نقارے کا مباح
انتہی ++ اور دہول اور تاشہ وغیرہ نقارہ کے حکم مین ہے اسلیے کہ یہہ سب آلات لہو
مین اور حادیہ مین ہے ویحرم استعمال الملاہی التی تطرب من غیر غناء
کالعود والطنبور والمعزفۃ والطبل والمزمار وعن مجاہد انہ قال کان
عبد اللہ بن عمر سمع صوت طبل فادخل اصبعیہ فی اذنیہ وقال
ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع وعن
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استماع

دیکن نزدیک شافعی کے حاصل یہہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب مذکورہ سے نزدیک شافعی کے صحیح
نہین ہوتا ہے نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سبہون کے نزدیک درست ہووے اور خزانۃ الروایہ مین
سے منقول ہے، وَاعْلَمْ اَنَّ جِنْسَ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ ثَلٰثَةُ اَنْوَاعٍ مِنْهَا
مَا يَكُوْنُ خَطَاءً وَلٰكِنْ لَا يُوْجِبُ الْكُفْرَ فَيُؤْمَرُ فَاعِلُهٗ بِالْاِنَابَةِ
وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمِنْهَا مَا فِيْهِ اخْتِلَافٌ فَيُؤْمَرُ بِاسْتِجْدَادِ النِّكَاحِ
اِحْتِيَاطًا وَبِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَمِنْهَا مَا هُوَ كُفْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ
وَاَنَّهٗ يُوْجِبُ اِحْبَاطَ جَمِيْعِ اَعْمَالِهٖ وَيَلْزَمُ اِعَادَةُ الْحَجِّ اِنْ
حَجَّ وَيَكُوْنُ وَطْيُهٗ مَعَ اِمْرَاَتِهٖ زِنًا وَالْوَلَدُ الْمُتَوَلِّدُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ
وَلَدُ الزِّنَا فَاِنَّهٗ اِنْ اَتٰى بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الْعَادَةِ
وَلَمْ يَرْجِعْ عَمَّا قَالَ اَوْ فَعَلَ لَمْ يَقَعِ الْكُفْرُ وَهُوَ الْمَعْنٰى د یعنے جان کہ تحقیق
جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی تو وہ ہین جو خطا ہین ولیکن نہین لازم کرتی
کفر کو پس حکم کیا جاوے کرنیوالا اوسکا ساتھہ رجوع کرنیکے طرف خدا کی اور استغفار
کی اور بعضے ایسے مختلف فیہ ہین پس حکم کیا جاوے ساتھہ تجدید نکاح کے احتیاطًا اور
ساتھہ توبہ کے اور رجوع کیطرف اللہ تعالی کی اور بعضے اونمین سے کفر ہین بالاتفاق
تحقیق وہ لازم کرتے ہین حبط کرنے اعمال اوسکے کو اور لازم آتا ہے اعادہ حج
کا اگر کیا ہوا ہے اور ہوتی ہے صحبت [ہمبستر ہونا] کرنی اوسکے ساتھہ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد
کہ پیدا ہوتی ہے اس حالت مین ولد الزنا ہوتی ہے پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہے

کلمہ شہادت کا بعد اسکے بسبب جاوت کے اور رجوع نہین کرتا ہے اوس چیز سے
کہ کچھ بے باکی ہے وہ نہین ہوتا ہے کہ اوسکا اور یہی مختار ہے تمام ہوئی عبارت
اربعین کے پس عورتونکو چاہیے کہ جہان گانا بجانا وغیرہ ذلک رسمیات خلاف شرع ہون وہان
کے جانے سے احتراز کرین اور خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین انکو وہانکے جانے سے
اور عورتین فرمان برداری کرین اونکی اور تابع رسم و آئین برادری کے ہرگز
نہون کہ یہانکی بدنامی سہل ہے ایسا کام نکرین کہ میدان حشر مین کہ اولین و
آخرین سب جمع ہونگے ذلیل و رسوا ہون کتاب اربعین مذکور مین لکھا ہے کہ اگر
کوئی کہے کسیکو کہ ہمارے تئین رسوم مروجہ اس دیار کی سے چارہ نہین موافق
شرع کے ہون یا نہون اسلیئے کہ محفل شادی کے بدون ان رسوم کے
مثل سوم محفل میت کے ہوتی ہے اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کے ہین شادی ہو
یا غم تمکو اختیار ہے کہ اپنے گھر مین جو کچھ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر مین جو کچھ
چاہینگے کرینگے عیسی بدین خود موسی بدین خود ہم پر حکومت تمہاری نہین
ہو سکتی تو ایسے کلمات کہنے ازروی حکم شرع شریف کے نہایت برے ہین
اسلیئے کہ حکم خدا و رسول کو رسمون کے مقابلہ مین ہلکا و سبک جاننا اور رسوم
مروجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل اوپر گناہون اور بدعت اور ضلالت کے ہین محکم و
مضبوط پکڑا گویا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح دینا ہے پس اگر چہ اخیر تک اسیطرح
بسر کرے خوف زوال ایمان کا ہے معاذ اللہ من ذالک شاید ذخیرہ مین ذکر کیا

بیان ہی اوسکا جو کہ حکم شرع پر ترجیح دے رسم کو اور وہ باعث ہوتا ہے کفر کا

سے وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ یَعْنِیْ حُکْمُ الشَّرْعِ فِیْ ھٰذِہٖ الْحَادِثَۃِ کَذَا فَقَالَ
ذٰلِکَ الْعَمَلُ مَنْ رسم کارنیکم نشرع تے کُفْرٌ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَایِخِ ۔۔
یعنے جبکہ کہے آدمی کسے سے کہ حکم شرع کا اس حادثہ میں اس طرح ہے بس کہے وہ
شخص کہ میں رسم پر چلتا ہوں شرع پر نہیں چلتا تو کافر ہو جاتا ہے نزدیک بعض
مشایخ کے انتہی پس وسکو لازم ہے کہ جلدی توبہ کرے اور رسوم خلاف
شرع سے باز آوے اور اگر توبہ نہ کی اور اوس پر اصرار کیا اور برا جانا اوسکو
بس کفر کیطرف کھینچ لیجا ئیگی چنانچہ فتاوے حماویہ والحی رسالہ امام شہاب الحق والدین
کے سی کرا وسمین نو اور برائی سے لایا ہے نقل کیا ہے ۔ حُکِیَ عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ
الدَّبُّوْسِیْ عَنْ قَاضِیْ ظَہِیْرِ الدِّیْنِ الْخَوَارِزْمِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مَنْ سَمِعَ
الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّیْ اَوْ مِنْ غَیْرِ الْمُغَنِّیْ اَوْ یَرٰی فِعْلًا مِنَ الْحَرَامِ فَیَحْسِنُ ذٰلِکَ
بِالْاِعْتِقَادِ اَوْ بِغَیْرِ اِعْتِقَادٍ یَصِیْرُ مُرْتَدًّا فِی الْحَالِ بِنَاءً عَلٰی اَنَّہٗ اَبْطَلَ
حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ کُلِّ
مُجْتَہِدٍ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی طَاعَتَہٗ وَاَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ حَسَنَاتِہٖ
وَبَانَتْ مِنْہُ امْرَاَتُہٗ فَاِنْ تَابَ لَا یَجِبُ الْقَتْلُ اِلَّا اَنْ یُضْرَبَ
عُنُقُہٗ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ
فَاِنْ قَتَلَہٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ کُرِہَ ذٰلِکَ وَلَا شَیْءَ
عَلَیْہِ انْتَہٰی ۔ یعنے منقول ہے ابی نصر دبوسی سے کہ روایت کی قاضی

ظہیر الدین خوارزمی سے ہے کہ جسنے سنا گانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی
فعل حرام پس اچھا کہا اوسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ ہوجاتا ہی مرتد اوسی وقت
بنا بر اسکے کہ اوسنے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں ہوتا
ہی وہ مومن سب مجتہدون کے نزدیک اور قبول نہیں کرتا اللہ تعالی عبادت اسکی
اور نابود کرتا ہے اللہ تعالی تمام نیکیان اوسکی اور جورو بھی ہوجاتی ہی اوس سے
بیوی بائن اگر توبہ کی واجب نہیں ہے تا قتل اوسکا والا تو جاوی گردن اوسکی بسبب
فرمانے آنحضرت صلعم کے کہ جو کوئی تبدیل کری دین اسلام کو پس مار ڈالو اوسکو
پھر اگر قتل کیا اوسکو قاتل نے پہلی عرض کرنے اسلام کے اوسپر مکروہ ہے پھر قتل
اور نہیں آتا اوسپر کچھہ اور حمادیہ مین بھی ہے فان صحۃ التصدیق والاقرار
بالتوحید لا یکون مع انکار شیء من الشرائع فقال محمد رح فی السیر الکبیر
من انکر شیئا من الشرائع فقد ابطل قول لا الہ الا اللہ وحکی ان
موسی علیہ السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصیاح
وکانوا یرقصون حول العجل ویضربون الدفوف والمزامیر
فقال ھذا صوت الفتنۃ یعنی پس تحقیق صحت تصدیق اور اقرار ساتھہ
توحید کے نہیں ہوتا باوجود انکار کسی چیز کے شرایع سے پس کہا محمد رح نے
سیر کبیر مین کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے پس تحقیق
باطل کیا کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق موسی علیہ السلام جب کہ

پھر بیٹے کو وطور سے غصہ تاک افسوس کرتے ہوئے اور سُنی آوازین
اور تھے لوگ رقص کرتے گرد گوسالہ کے کہ سامری نے بنایا تہا اور بجاتے
تھے دف اور مزامیر پس فرمایا یہہ صورت فتنگی ہے انتہی پس جبکہ امور
ہا شہر و ہد مثل رقص اور آلات لہو کی قسم معازف و مزامیر سے کہ نقارہ و ڈہول
اور تاشہ اور مرفہ اور طنبورہ اور سارنگی اور شہنا اور آتش بازی اور آرایش
وغیرہ مین موجود ہون خواہ بیچ مجلس عقد نکاح کے اور خواہ اور شادیوں مین شریک
ہونا اور جانا وہان از روی حکم شریعت کے جائز نہین ہے بلکہ حرام ہے چنانچہ
فقہ اور حدیث کی کتابون مین شرح وار مذکور ہے اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا
عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ حَضَرَ مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُودِ وَالنَّايِ وَالرَّبَابِ
وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيرِ وَالشَّاهِينِ وَالشَّبَّابَةِ وَالْخَيْزُرَانِ
الَّذِي يَلْعَبُ بِهِ الْكُرَةَ لَا يَجْلِسُ هُنَاكَ لِاَنَّ جَمِيعَ ذٰلِكَ
مُحَرَّمٌ ... یہہ یعنی حاضر ہونا مجلس وغیرہ مین اوسوقت ہے کہ خالی ہو
منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور رباب اور
خلاف شرع
آلات سرود و طنبورہ اور شہنائی اور شبابہ اور خیزران کے کھیلتے ہین ساتھ اوسکے
تو شریک نہ بیٹھے وہان اسلئے کہ یہہ سب حرام ہین انتہی اور ہر مسلمان کو واجب ہے
کہ امور منہیات اور معصیت اور شعائر رسوم اہل بدعت کی سے اگرچہ قرابت قریبہ

رکھتے ہوں مانند ماں اور باپ اور بہن اور بیٹا اور بیٹی اور بیوی وغیرہ کی
کے اجتناب کرے کہ فرمایا اللہ تعالے نے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ كَانُوْا
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ الاٰیۃ
یعنے نہ پاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکھتی ہیں ساتھ اللہ کے اور دن آخرت
کے باین صفت کہ دوستی کریں ساتھ اوس شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی
اور اوسکے رسول کی اگرچہ ہوں وہ باپ انکے یا بیٹے انکے یا بھائی انکے
آیۃ تک کہ سورۂ مجادلہ میں اسکا مذکور ہے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے
لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَهَتْهُمْ عُلَمَآؤُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا
فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ
اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی
ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ كَذَا فِی الْمِشْكٰوۃِ
یعنے جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا اونکو انکے علما نے پس باز رہے وہ پھر بیٹھا کئے
اور ساتھ تھے علما اونکے اونکی مجلسوں میں اور اونکے ساتھ کھایا پیا پس سخت و سیاہ ہوگئے دل
بعضو نکے یعنے جنہوں نے گناہ نہیں کیا تھا بسبب صحبت گناہگاروں کے
یعنے پس ہوگئے سب ہی انکے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر و رحمت سے بسبب
معاصی کے اور یہ سبب مخالطت بعض اونکے کے بعض سے پس لعنت کے

اللہ تعالی نے انکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم علیہا السلام کی بہہ
بسبب انکے کہ نافرمانی کی اونہون نے اور تھے وہ حد سے گذرنے والے
یہہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے فلا تقعد بعد الذکری
مع القوم الظلمین یعنی پس نہ بیٹہہ بعد یاد دلانے کی ہمراہ قوم ظالمون
کے تنبیہ مزا گانا بغیر ساز کے جائز ہی یا نہین پس اسمین اختلاف کیا ہی
علما نے بعضون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن
بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اصل مذہب حرمت ہی مطلقاً جیسے کہ نقل کیا ہے اسکو
در مختار مین ومنہم من اباحہ مطلقا ومنہم من کرہہ مطلقا وفی البحر و
المذہب حرمتہ مطلقا فانقطع الاختلاف بل ظاہر الہدایۃ
انہ کبیرۃ ولو لنفسہ انتہی عبارۃ الدر یعنی بعضے علما وہ ہین
کہ غنا کو اونہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضی تو ہین کہ اونہون نے مکروہ مطلق کہا اور بیچ
بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہی مطلقا پس منقطع ہوا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ سے
کہ تحقیق وہ کبیرہ ہے اگرچہ واسطے نفس اپنے کی ہو تمام ہوئی عبارت درمختار
کی اور فتاوی حمادیہ مین یہہ حدیث آنحضرت صلعم سے نقل کی ہے ما من رجل
یرفع صوتہ بالغناء الا بعث اللہ علیہ شیطانین احدہما علی ہذا المنکب والاخر
علی ہذا المنکب ولا یزالان یضربانہ بارجلہما حتی یکون ہو الذی یسکت انتہی
یعنے نہین ہے کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ گانے

کی مگر کہ بجانا ہے اور بھیجتا ہی اللہ تعالے اوسپر دو شیطان کہ ایک وکتین ہے
ایک شانہ پہ ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے شانہ پہ پس پاشنہ دونون مارتے ہین
اوسکو ساتھہ لاتون اپنے کی یہانتک کہ وہ چپ ہوتا ہے اور بجانا دف کا بغیر گھونگرون
کے واسطی اعلان نکاح کے مباح ہی جیسا کہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ طبل
غزاۃ اور دف کہ مباح ہے بجانا اوسکا شادی مین تا وان دف کے جھانجھون ساتھہ
ملتفت کریگی بلا خلاف کسی عبارت سے اہ اور در المختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل
مذہب مین حرام ہے اور بجانا دف کا بغیر گھونگرون کی مباح ہے واسطے اعلان
نکاح کے اور یتیمۃ الانام مین صراحۃ بھی لکھا ہے کہ مضائقہ نہین دف بجانی
کا نکاح کے سنتین اعلان نکاح کے لئی وقتیکہ دف جہانجہہ دار نہو اور
اوسکے بجانے مین ہیئت کہیل کی اور گانا نہ سیکہی کہ مکروہ ہے کہیل اور گانا
اور اوسمین یہہ بھی ہے کہ سنتا اون کا اور بیٹہنا اوسپر فسق ہے لیکن بجانا
دف کا واسطی اعلان نکاح کی اسطرح چاہئے جیسے کہ طبل نقارہ کو بجاتے ہین
انتہے اور حاویہ مین ہے کہ کہا عطی نے کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہمکو
ابان بن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اللہ تعالے
نے مکروہ رکہا تمہارے لئی شراب پینی اور مزامیر اور الات سرود کو
اور ڈہول اور دف کو پس پوچھا مینے ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجاتی تہی دف بیچ
زمانہ رسول خدا صلعم کی پس کہا کہ عورت جب شادی کرتی یعنی پہلی دولہن

باب بیچ بجانے دف کے نکاح مین اعلان کی

بس جو مہتی او نیچے پر اور سارنگی لکڑی چلنی پر سناتی لوگونکو کہ شادی سے آتے ہیں
اور گانا ڈومنی کا ساتھ دف کے اگرچہ عورتوں کی مجلس میں ہو جائز نہیں اسلئے کہ اس صورت میں جمع کرنا
ہے مباح و حرام میں اور جہانکہ مباح و حرام جمع ہوں حرام کو ترجیح دیتے ہیں جیسے کہا
اشباہ میں اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام و بمعناها ما اجتمع محرم
و مبیح الا غلب المحرم انتہی یعنے جبکہ جمع ہو حلال و حرام غالب ہوتا ہے حرام اور معنی اسکا
یہہ ہے کہ جمع نہیں ہوتی ایک چیز حرام کرنے والی و مباح کرنیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہے حرام کرنیوالی تمام
ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچھہ ڈومنیوں وغیرہ کو گانے پر اجرت گانے کی ہوتی ہے
اور دینا اور لینا اجرت کا گانے پر حرام ہے چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ کتاب الاجارہ میں ہے اس معنی پر دلالت کرتی ہے
ولا یجوز الاستئجار علی الغناء والنوح وکذا سائر الملاہی لان
استئجار علی المعصیۃ والمعصیۃ لا تستحق بالعقد یعنے جائز نہیں ہے
نوکر و مزدور مقرر کرنا غنا و نوحہ پر اور سب کھیل میں تمام باجے اسلئے کہ یہہ نوکر و مزدور پکڑنا
ہے گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہیں ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت ہدایہ کی اور حضرت شیخ الاسلام
نے کہ بڑے محدث میں اولاد حضرت شیخ عبدالحق کی سے ترجمہ بخاری میں لکھا ہے کہ فقہا کو کہ ائمہ دین
اور امانت او مقتدای دین ہیں بیچ حرمت اور کراہت غنا کی تشدید و تغلیظ ہے اور حکم
اور مشہور تر یاروں امام کا ساتھ کراہت کے ہے اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہے قاضی ابو الطیب
نے حرام ہونا غنا کا عامر شعبی و سفیان ثوری و حماد و نخعی و رفاعی سے نقل کیا ہے و منقول
ہے اہل مدینہ اور کوفہ و عراق سے بھی اور بغوی نے معالم میں کہا ہے کہ غنا حرام ہے تحکم

[illegible]

ردیان مین آور قرطبی نے کہاکہ خلاف نہین ہے بیچ حرام ہونے اوسکے
کے اسلئے کہ وہ قبیل لہو ولعب کی سی ہے کہ مذموم ہے بالاتفاق تمام
ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ سہارنپوری نے
ایک رسالہ حرمت غنا مین لکہا ہے کہ اوسمین آیات اور احادیث و قول
فقہا سے حرمت اوسکی ثابت کی ہے اگر کوئی اوسکو نظر انصاف سے
دیکہے تو راگ کے پاس نہ پہٹکے چنانچہ تہوڑا سا مضمون اوسکا بطور نمونہ کے
لکہا جاتا ہے کہ روایت کیا حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ جسنے کان کو
طرف آواز راگ کے نہین اذن دیا جاویگا اوسکو یہہ کہ سنے آواز روحانیین کو
جنت مین کہا گیا کہ کہون مین روحانی فرمایا قرأ اہل جنت کی انتہی اور اگر کوئی
کہے کہ کیا دلیل ہے کہ جہان حرام و مباح جمع ہون تو حکم سا تہہ حرام کے کرین
ہم اور ساتہہ مباح کے نکرین اسکا جواب ہم یہہ دینگے کہ تمام اماموں
اصول فقہ کے نے اجماع کیا ہے اس پر کہ جہان دو روایتین یعنے فقہ کی
پاوین ہم یا دو حدیثین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو پہونچی ہون کہ ایک
اونمین سے دلالت کرتی ہو کہ فلانی چیز مباح ہے اور دوسری
دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے اور
ناسخ معلوم نہین کہ یہہ حدیث اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق تمام علما کا
ہے اسپر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور ناسخ ہے

غالب

وجہ جواز کی یہ ہے کہ مباح و حرام ایک چیز میں جمع ہوں تو وہ چیز حرام ہوگی یہ بات
اصول بزدوی میں ثابت ہوچکی ہے عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم
کرے تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس اگر بہ نظر انصاف دیکھیے ان
روایتوں سے حرمت نرے راگ کی بھی صراحۃً ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر
اسکے جن علما نے کہ جواز اسکا لکھا ہے انہوں نے بھی بہت سی قیدیں
لگائی ہیں از آن جملہ ایک یہہ قید ہے کہ اوس راگ میں جھوٹ اور فحش وغیرہ کا
مضمون نہ ہو پس اسوقت میں وہ کہاں ہیں اکثر غزلیں وغیرہ جھوٹ اور مبالغہ
سے خالی نہیں پس ضرور ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے نہ مردوں کو سننا چاہیے اور
نہ اپنی بیبیوں کو سننے دو اور کہیں خواہ اپنے گھر میں خواہ غیر کے گھر میں جاکر
اور عورتوں کو اس بات میں بھی اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندوں کی اور
بعض اوقات لوگ گانے بجانے میں تو شریک نہیں ہوتے لیکن اہتمام میں اوس
محفل کے رہتے ہیں یا بعضے مکان یا فرش وغیرہ دیتے ہیں وہ بھی شریک
ہیں اوس گناہ میں اللہ تعالی فرماتا ہے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَ
یعنے آپس میں مدد کرو نیکی و تقوی پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ
جو کوئی باعث اور سبب نیکی کا ہوتا ہے اوسکو بھی اتنا ہی ثواب ہوتا ہے کہ جتنا اوسکے کرنیوالے کو
برائی کا بھی یہی حکم ہے پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے ایسی بدی کے شریک ہونیکا اور نہ سبب بننا دنیا
چند روزہ ہے کیوں اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کرے ایک حدیث میں آیا ہے کہ بدترین آدمیوں کا

مرتبہ میں دن قیامت کے اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ غیر کی دنیا کے لئے
اپنی آخرت برباد کرے معاذ اللہ منہ اور ایک چیز بری اور ہے کہ اوس کی
برائی کا خیال بھی نہیں کسیکو وہ رسم بجبری کی ہے کہ جب دولہ دولہن بعد نکاح کے
اول مجامعت کرتے ہیں تو اونکی خوشی میں بیٹی والے بجبری بخیر با بھیجتے ہیں
دولہ کے یہاں ہو وہ کیا بیحیائی ہے ذرا اسکی قباحت کو سمجھا چاہئے کہ کیا کیا
برائیاں اسمیں ہیں کہ آن حضرت صلعم نے جس امر کے اخفا کو عزت دیا ہو اوسکو یہ
شہرت دیتے ہیں اور جو کہ باغیرت ہیں اونکی حالت میں اسکا خیال ملحوظ ہوتا ہے
پھر بھیجنے والے نے تو ایسی بیحیائی کی اب وہ بجبری جنکی ہاں جاتی ہے
وہ مبارکبادی دیتا ہے خیال تو کریں کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی وسوت
لیکن چونکہ رواج اس رسم کا بہت ہے شاید شرم نہ آتی ہو خیال کرکہ دیکھیں
تو اس میں بھی خوف کفر ہے کہ امر بیحیائی پر خوش ہونا اور مبارکبادیاں دینی اور بیحیا
جاننا اوسکو ہوتا ہے غرضکہ جو ایسی رسمیں ہیں مردوں کو چاہیے کہ منع کریں
عورتوں کو اونسے اور عورتوں کو چاہیے کہ فرمانبرداری کریں اپنے
خاوندوں کی اونمیں اور اکتفا کریں اون رسموں پر جو حضرت کے اور صحابہ کرام کے
وقتوں ہوتی تہیں اور حضرت سے اس باب میں بقدر ثابت ہوا ہے کہ جب حضرت
فاطمہ رض کا نکاح کرنے لگے تو کچھ خوشبو لگائی اونکے لئے اور حکم کیا
لوگوں کو جہیز تیار کرنے کا پس تیار کی گئی ایک چارپائی خرما کی بنی ہوئے

رستی کی اور بچھا رکی گئی ایک توشک چمڑے کی کہ بھرا تھا اوسکے اندر
لیف خرما یعنی پوست درخت خرما کا اور حضرت علی رضہ سے فرمایا کہ جب تمہارے
پاس فاطمہ آوین تو اوس سے کچھہ کلام نکرنا یہانتک کہ آؤن مین تمہارے پاس
پس آئین حضرت فاطمہ ہمراہ ام ایمن کے یہانتک کہ بیٹھین ایک جانب گھر مین اور
حضرت علی رضہ ایک جانب مین تھے کہ اسی عرصہ مین آنحضرت صلعم تشریف لائے اور
فرمایا کہ کیا ہین یہان بہائی میرے یعنی حضرت علی رضہ کہا ام ایمن نے کہ موجود
ہین بہائی تمہارے کیا نکاح انکا کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرت نے ہان
اور داخل ہوئے آنحضرت گھر مین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو کہ لا میرے پاس پانی
پس اوٹھین فاطمہ طرف بڑے پیالہ چوبی کے کہ گھر مین رکھا ہوا تھا پس لائین
پانی بیچ اوسکے حضرت نے اوسکو درکلی کی اوسمین پہر فرمایا فاطمہ رضہ کو کہ آگے آؤ
پس آگے آئین فاطمہ پس پانی چھڑکا آپ نے اوپر سینہ اور سر انکی کے
اور کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؕ
پہر فرمایا اونکو کہ پیٹھہ پھیر پس پیٹھہ پھیری انہون نے پس ڈالا پانی درمیان
دونون مونڈہون او کے پہر کیا مانند اسکی واسطے حضرت علی رضہ کے
پہر فرمایا حضرت علی کو کہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا تعالے کے
اور ساتہہ برکت کے آور اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت علی رضہ نے
خواستگاری کی حضرت فاطمہ رضہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ مجکو میرے رب نے یہی حکم کیا ہے پہر بعد چند روز کے بلوایا
حضرت نے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور عبد الرحمن اور چند انصار کو پس جگہ
جمع ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہ پکڑی اور حضرت علی غائب تہے پس
آنحضرت نے خطبہ نکاح کا پڑہا پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے حکم کیا مجکو
یہہ کہ نکاح فاطمہ کا کر دوں مین علی ابن ابی طالب سے پس تحقیق گواہ رہو
تم کہ تحقیق مین نے نکاح کیا انکا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتہہ
اسکے علی پہر منگایا آنحضرت نے طبق خرمائے خشک کا پہر فرمایا کہ لوٹ لو
پس لوٹ لیا لوگون نے اور آئے حضرت علی پس مسکرائے نبی صلعم
روبرو انکے پہر فرمایا کہ اللہ عز وجل نے حکم کیا مجکو یہہ کہ نکاح کر دون مین تیرا
فاطمہ سے ساتہہ مہر چار سو مثقال چاندی کے آیا راضی ہوا تو ساتہہ اوسکے
پس علی نے کہ راضی ہوا مین اے رسول اللہ پس فرمایا نبی صلعم نے جمع اللہ
شملکما وعز جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا +
یعنے جمع کرے اللہ تعالی پراگندگی تم دونون کی اور غالب کرے بزرگی تم دونونکی
اور برکت نازل کرے تم دونو پر اور نکالے تم دونو سے اولاد بہت پاکیزہ
صاحب الذخیرۃ مین نقل کیا ہے پس خیال تو کر وائے بہائیو کہ حضرت بیوی صاحبہ
سردار مین جنتی بیبیون کی انکا نکاح تو اس بے تکلفی سے ہوا اگر تم بہی
ان کے ساتہہ محبت سچی رکہتی ہو تو اسیطرح کرو اور چار سو مثقال چاندی کا جو

حضرت بیبی صاحبہ کا کیا اسکے ڈیڑھ سو روپیے ہوتے ہیں اگر بارہ
ماشہ کا روپیہ ہو یا تند ڈیڑھ عشر کی اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ کے اور مہر
صاحبزادیونکا سوا حضرت فاطمہ رض کے پانسو درہم کا تھا جسکے روپیہ مذکور ایکسو تیس اور
روپیے چار آنہ ہوتے ہیں اور مہر ام حبیبہ کا ایک ہزار پچاس روپیہ کا
پس یہان جو ہزارون لاکھون کے مہر باندھتے ہیں بہت بری بات
ہے کہ اکثر خاوند آخرت کے وبال مین گرفتار ہونگے بسبب اسکے کہ وہ
بیچارے نہ دے سکے پھر ایسی بہی باتین دیکھی ہیں بہلا وہ ادا کہان سے کریگا جب
ادا نہ سکنے تو آخرت مین چور کے قرض کے بدلے پکڑا جاویگا
مہر کا باندھنا سنت سے زیادہ باندھکر کیون ثواب سنت سے محروم رہتے ہین اولیائے
کو زیادہ دیتے ہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا
آگاہ ہو نہ بہاری مہر باندہو بیبیونکا اسلئے کہ اگر گران مہر سبب بزرگی کا ہو
دنیا مین اور موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کے تو سزاوار تر تھے تم مین
ساتھ اسکے نبی صلعم ہوتے نہین جانا مین رسول خدا صلعم کو کہ نکاح کیا ہو کسیکا
اپنی بیبیون اور بیٹیون مین سے زیادہ بارہ اوقیہ سے جبکہ
پانسو درہم کے ہوتے ہین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم
نے اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مَؤُنَةً یعنی
بڑی برکت کا نکاح وہ ہے کہ کم ہو محنت مین سے یعنی مہر اور خرچ

کم ہو اور تھوڑی پر قناعت کری یہہ دو نون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس
تعجب ہے کہ اسبقدر وہم سے جبرین برکت و بھلای نکاحکی لئے کرتے
ہین اور حضرت نے جو ایک ہلکی بات بتای تو ہرگز نہین کرتے واہ
کیا ایمان ہے پس عورتون کو چاہیے کہ اگر اونکی مان باپ وغیرہ نے زیادہ
مہر بندہوایا ہے تو بہہ بخشدین کہ بڑا ثواب پاوینگے گویا جتنے روپیہ مہر کے
تہے بندہ دیے اور بندہ دینے کا کیا کچھہ ثواب آتا ہے اور فرماتا ہے
پاک پروردگار جل جلالہ وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنے اور معاف کرنا تمہارا
قریب تر ہے واسطے تقوے کے تفسیر مدارک مین اس آیہ کی تفسیر یون
لکھی ہے کہ یہہ خطاب ہے خاوندونکو اور بیویونکو یعنے عفو کرنا خاوند کا ساتھہ
دینے پورے مہر کے بہتر ہے اوسکے لئے اور عفو کرنا عورت کا ساتھہ
ساقط کر دینے سارے مہر کے بہتر ہے اوسکے لئے اسنہے اور حضرت
عمر رض سے آیا ہے بطریق مرفوع کے یعنے انحضرت صلعم سے نقل کرتے
ہین کہ فرمایا آپ نے اگر ہوتا دوسرے غیب کا کیا تو گواہی دیتا مین واسطے
پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت سے ہین ایک نو اونمین سے فقیر ہے عیالدار
اور دوسرے وہ عورت کہ راضی ہے اوس سے خاوند اوس کا اور تیسرے
وہ عورت کہ تصدق کرے یعنے بخشدے مہر اپنا اپنی خاوند کو واسطے رضاے
اللہ تعالے کے اور چوتھے وہ کہ راضی ہین اوس سے مان باپ اوسکے . . .

اور پانچوین توبہ کرنیوالا گناہ سے انتہی یہہ روایت منبہات مین ابن حجر
نے نقل کی ہے اور غمی مین بہی بہت رسمین بُری ہوتی ہین ایک تو پیٹنا
اور بیان کرنا اور ہاے واے کرنا اور چیخنا اور چنگہاڑنا کہ حدیثون مین بہت
بُرائی اسکی آئی ہے فرمایا رسول خدا صلعم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ
ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا
بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنے نہین ہم مین سے
وہ شخص کہ جسنے پیٹے رخسارے اور پہاڑے گریبان اور دعوای وہی کیا
جاہلیت کیسی اور آیا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے اَرْبَعٌ فِیْ
اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ
وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ
وَالنِّیَاحَۃُ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ
الْقِیَامَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ
یعنے چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت سے ہین نہین چھوڑینگے لوگ
انکو ایک تو فخر کرنا حسبومین اور طعن کرنا نسبومین اور طلب کرنا مینہہ کا ساتھ
ستارون کے یعنے یہہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارہ فلانے منزل مین آوے
تو مینہہ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنیوالی جو
کہ توبہ کرے پہلی موت اپنی کے کہڑی کیا جاویگی دن قیامت کے

متفق علیہ

رواہ مسلم

اس حال مین کہ اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا خارش کا یعنے سلطے کیجاویگی اوسکے بدن پر خارش بعد ازان بلینگے اوسپر قطران تاکہ زیادہ ہوا ور آیا ہے

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ ۔ سنہ ۹

یعنے لعنت کی رسول خدا صلعم نے نوحہ کرنے والے کو اور سننے والیکو اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَنَا بَرِیٌٔ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ

یعنے مین بیزار ہون اوس عورت سے کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی یعنے بیان کیا اور چیخے چلائی رونیمین اور کپڑے پہاڑ ڈالے پس ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہے مرد کو چاہیے کہ منع کرے اوسسے اور عورت کو چاہیے کہ اپنے فرمانبرداری کرکر خاوند کی اپنی گہر مین بعد مرنے کسیکے بین نہین کرے اور نہ کسیکے ہان تقریب تعزیت کے جاکر بلکہ جہان جاوے تو تسلی دے اوسکو اور صبر کرنے کو کہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ یعنے جو کوئی تسلی دے اور صبر کرنیکو کہے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے مصیبت زدہ کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکہے اور منع نہ کرے اس سے اور پہر اوس پر کوئی نوحہ کرنے بعد مرنے اسکے کے تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔ یعنے جسپر نوحہ کیا جا

رواہ ابو داؤد ۱۲

متفق علیہ

رواہ الترمذی و ابن ماجہ ۱۲

ہے پس تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کے
اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ
بَاکِیْھِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ وَنَحْوَ ذٰلِکَ اِلَّا وُکِّلَ اللہُ
بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْھَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ
یعنے نہین کوئی میت مرتا پس کھڑا ہوتا ہے رونیوالا اونکا پس کہتا ہے
یا پہاڑ میرے اور اے سردار میرے اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہے
اللہ تعالے اوسپر دو فرشتے کہ اوسکے سینہ مین مکی مارتے ہین اور کہتے
ہین کہ کیا ایسا ہی تہا تو پس سوقت عافیت اسی مین ہے کہ ایسی جگہ کے
جانے سے پرہیز کرے اور اور گناہ لازم آتا ہے پہولون اور چالیسوین وغیرہ
مین کہ لوگ جمع ہوتے ہین اور نام ونمود کے لئے قرض کر کر تکلفات بیجا کرتے
ہین اور داخل ہوتے ہین مضمون مین اس آیۃ کے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ
الشَّیَاطِیْنِ یعنے بلا شبہ اسراف کرنیوالے ہین بہائی شیطانون کے
کرتے ہین تکلفات اپنے نام ونمود کے لئے اور بہانہ کرتے ہین ایصال
ثواب کا واسطے میت کے ذرہ انصاف کرین تو معلوم ہو کہ ایصال
ثواب کو کیا علاقہ اسمین جہان دخل ہوتا ہے ریا کو وہ عمل نابود ہوتا ہے
اوسمین متوقع ثواب کا ہونا خطا ہے حقیقت مین یہہ کہا نا تو وہ ہے
کہ جس سے حضرت نے منع فرمایا ہے اس حدیث مین اِنَّ النَّبِیَّ

رواہ ابوداؤد ۱۴

صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن طعام المتباریین ان یوکل
یعنے تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا کہانے طعام دو شخصون مقابلہ کرنیوالون
کے سے یعنے جو کہ مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی ضد
پر بہت سا پکاوین تا غالب آوین ایک دوسرے پر یعنے اگر واسطے
فخر و شنانے کی پکاوین دعوت اونکی قبول نہ کرنی چاہیئے کذا ذکر الشیخ
عبدالحق رح اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہے اور کہانا اوسکا گناہ
کبیرہ یعنے اس صورت مین کہ میت کے وارث بچہ ہو تے ہین اون
یتیم بیچارون کو تو ہوش بھی نہین ہوتا اوسکی اور قرابتی وغیرہ اوس مال میز
سے بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنے کے لئے صرف کرتے ہین اس کہانے
وغیرہ مین اور یہہ نہین جانتے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان الذین
یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون
سعیرا یعنے تحقیق جو لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کے
ازراہ ظلم کے سوا اسکے نہین کہ کہاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ اور
قریب ہے کہ داخل ہونگے آگ بہڑکتی مین اور بعض اوقات میت پر لگانے
کے لئے مال قرض لیتے ہین اور پیچہے اوسکے بچے اور پس ماندہ حیران و
پریشان ہوتے ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین و دنیا کا نقصان کرتے
ہین اور جو کوئی اوسکو منع کرے تو کہتے ہین کہ یہہ وہابی ہے واہ

کیا سبب ہے کہ باوجود نقصان دین و دنیا کے انکے خیرخواہ کو برا جانتے ہیں
اگر ذرہ تامل کریں تو اوسکی خرابیاں معلوم کریں وہ جو حضرتؐ نے فرمایا ہے
حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ یعنے دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کرتا
ہے وہ ان پر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل مصیبت مجبور ہوتے ہیں کہ
اوسکے گھر پر لوگ دہی دیتے ہیں ایک تو اوسکا عزیز مرا اوسکا رنج اوٹھایا
دوسرے یہہ تنڈا رہے اوسکا گھر لوٹنے لگے مردوں کو چاہیے کہ منع کریں
اپنی بیویوں کو ایسی رسموں میں شریک ہونے سے اور عورتوں کو ماننا چاہیے
نہ یہہ کہ یکے ان جاینگی نہ کوئی انکے ان آویگا اس وقت میں عورتوں کو کہیں
جانا ہی نہ چاہیے ایسی رسموں میں اگرچہ تعزیت سنت ہے لیکن اونسے سنت
کہاں ادا ہوتی ہے یہہ تو طرح بطرح کے گناہونکی مرتکب ہوتے ہیں البتہ
جہاں یہہ خرابیاں نہ لازم آویں تو شوق سے جاویں لیکن صاحب مصیبت
کے ان جاکر رات کو نہ رہیں کہ یہہ بہت برا ہے روایت کیا ہے آجُرّی نے
ابی موسیٰ صحابی سے کہ کہا اونہوں نے کہ مریں بیٹے عبداللہ بن عمرؓ
کی پس کہا میں نے اپنی بیوی کو جا تو اور تعزیت کر اونکی اور رات کو رہ اونکے
پاس کہ ہم میں اور آل عمر میں بڑا ارتباط ہے پس وہ بیوی آئی یعنے وہاں سے
ہوکر پس کہا ابو موسیٰ نے کہ کیا نہ حکم کیا تھا میں نے تجھکو کہ رات کو رہنا اونکی پاس
پس کہا اونکی بیوی نے کہ ارادہ کیا تھا میں نے رات کے رہنے کا اونکی پاس

پس انہون نے ابن عمر اور نکالدیا ہمکو اور کہا نکلو تم رات کو نزد کہو میری بہن کو عدت
مین اور ابن بختری سے روایت ہے کہ کہا رات کو رہنا اہل میت کے پاس
نہین ہے مگر امر جاہلیت سے کہا اجری نے کہ یہہ تمام امور اب ہو گئے ہین
لوگون کے نزدیک سنت اور انکے ترک کرنے کو بدعت جانتے ہین پس
اولٹ گیا حال اور متغیر ہو گئی احوال کہا ابن عباس رض نے کہ نہین آتا لوگون
پر کوئی سال مگر کہ مارتے ہین اوسمین سنت کو اور زندہ کرتے ہین اوسمین
بدعت کو یہانتک کہ مرگئین سنتین اور زندہ کی گئین بدعتین اور ہر گز نہیں
عمل کیا جاتا سنتون پر اور نہین برا جانا جاتا ہے بدعتون کو مگر جبکہ آسان
کرتا ہے اللہ تعالی غصہ اوٹہانا لوگون کا البتہ وہ مخالفت کرتا ہے اونکی
اوس چیز مین کہ وہ ارادہ کرتے ہین اور آگاہ کردیتا ہے اوس چیز سے
کہ عادت پکڑی ہے اونہون نے الخ یہہ روایتین مولوی حیدر علی رح نے
نقل کی ہین اپنی رسالہ مین پہر اور بری رسم یہہ ہے کہ اکثر اقربا سوگ
رکہتے ہین حال انکہ حضرت نے فرمایا ہے لا یحل لامرأة تؤمن
باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج
اربعة اشھر و عشرا یعنے نہین درست واسطے اوس عورت
کے کہ ایمان رکہتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر یہہ کہ سوگ کرے کسی میت پر
زیادہ تین رات سے مگر خاوند کے مرنے مین چار مہینے اور دس دن

کیا سو کرے اور انکا سوگ تو سوگ ہی نہ ہا بہاری ہے کہ جو مسنون ہو ہم بھی شریک نہیں ہوتی بلکہ مانع ہوتے ہیں یعنے کیا مقدور کہ برادری کا کوئی نکاح کرسکے اور یہہ ادس میں شریک ہوں انکا سوگ خاصہ ہنود کا سوگ ہے آہ صاحبوں ہشیار ہو خواب غفلت سے کہ تمہارے پیغمبر صاحب فرماتے ہیں من تشبه بقوم فهو منهم یعنے جو جس قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے یہاں تک نوبت پہونچی اور بری رسم یہہ ہے کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا خاوند مرجاوے تو عورتیں مانع ہوتی ہیں اوسکو دوسرا نکاح کرنے سے اگرچہ مرد سمجھاویں + + وہ نہیں مانتیں اور اوسکو بہت برا جانتے ہیں کہ اگر وہ نکاح کرے تو اوسکو کمو بناتی ہیں کہ یہہ وحشی ہے اور بعضے جہلا اوسکے لئے ہی چھوڑتی ہیں اور کہیں مرد خود مانع ہوتے ہیں اوٹھتے اوسکو ناک کٹائی جانتے ہیں باوجودیکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وانکحوا الایامی منکم یعنے اور نکاح کردو بن خاوندوں کی عورتوں کے اور بن بیاہے مردوں کے اپنے میں سے اور پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی موہنہ موڑے میری سنت سے پس نہیں وہ مجھسے یعنے میرے طریقہ پر اور میری امت سے نہیں اے بھائیو ذرا سے بھی خیال تو کرو کہ اوسکے برا جاننے

ہین کیا وبال ہے کہ دنیا چند روزہ کی بدنامی کے لئے مستحق ایسے وعید کے
ہوتے ہین عیاذا باللہ اور حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئے ہین کیا اونسے زیادہ اپنی عزت
سمجھتے ہین اور اونکی فعل کو برا جانتے ہین کیا ٹھکانا رہا اونکے ایمان کا اور
مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیہ وانکحوا الایامی کے لکھا ہے
رسول نے فرمایا ہے اے علی تین کام ہین دیر نکر نماز فرض جب وقت
آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملے اوسکی ذات کا
جو کوئی دوسرا نکاح کرنے کو عیب دے اوسکا ایمان سلامت نہین انتہی
پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیئے کہ اس ہندوپن کو چھوڑین اور امت
محمدی مین شریک ہون اور قطع نظر اسکے اوسکے ترک مین فساد بھی تو بڑا
برپا ہوتا ہے کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا اور چھپی یاری مین گرفتار ہو جاتی
ہین وا کیا سمجھے ہے کہ محمدی ہونے کو برا اور ناک کٹائی جانین اور دیوث
ہونیکو اچھا اور نیکنامی ایک ذرہ غور کرین تو اوسکے کرنے کی بھلائیان
اور نہ کرنے کی برائیان معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِی
قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِی فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ
مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاہَا
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِہَا

لَا يَنْقُصُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ۱۲ یعنے جو کوئی زندہ کرے
کسی سنت کو میری سنتون مین سے کہ مرگئی تہی بعد میرے یعنے وہ سنت
متروک ہوگئی تہی میرے بعد اور اس نے رواج دیا اوسکو اور رغبت دلائی
لوگون کو اوسپر پس بلاشبہ اوسکے لئے ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب
عمل کرنیوالونکی اوسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے اونکے ثواب مین سے کچھہ
اور جو کوئی نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہے اوس سے اللہ
اور رسول اوسکا ہوتا ہے اوسپر گناہ مانند گناہون کرنیوالون اوسکی کے
نہین ناقص کرتا یہہ گناہون اونکے سے کچھہ اور یہہ بہی فرمایا ہے حضرت نے
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ
یعنے جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کے پس
اوسکے لئے سو شہیدونکا سا ثواب ہوتا ہے یہہ دونو حدیثین مشکوۃ مین ہین
پس خیال کیا چاہئے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی ہے
اور سنت سفت کپڑا سینے کی در حق عورتون کے بالکل مٹ گئی ہے اور
مانند اسکی کو رواج دیگا کیا کچھہ ثواب پاویگا اور در صورت ترک کے کیسا گناہ
پاویگا بیدار ہونا چاہئے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہئے انپر اور
اور بری رسم یہہ ہے کہ بعد مرنے کسی قرابتی کے چند روز تک اچار نہین
ڈالتین اور دال نہین بگہوتین اور چرخا نہین کاتتین وغیر ذالک بخیال اسکے

کہ ان چیزون کے کرنے سے کوئی اور مرجاویگا یہہ سب باتین قبیل شرک
سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہہ کہ ہر مسلمان کو ہر تقریب مین اتباع
سنت چاہیئے نہ اتباع رسم و آئین یہانکی اکثر مرد و عورت پہس رہے
ہین طرح بطرحکی شرک و کفر و بدعات کی باتون مین مرد ونکو چاہیے کہ اہل علم سے
اون باتونکو دریافت کرکے منع کرین اپنی بیویون کو اور وہ فرمانبرداری اونکی
کرین ہرگز انکار نہ کرین ورنہ اوس دار الاخرت مین کہ ابد الآباد رہنا ہے کمال
خرابی ہوگی اللّٰہُمَّ وَفِّقْنَا وَاہْدِنَا اِلٰی سُبُلِ السَّلَامِ آمین رب العالمین

باب دوسرا بیچ بیان حق بیویون کے خاوندون پر جاننا چاہیئے

کہ مردونکو لازم ہے کہ اپنی بیویونکو علم دینی سکہاوین کہ فرمایا ہے رسول خدا
صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض
ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر کذا فی المشکوۃ تا وہ بسبب جہالت
کے کفر و گناہ مین گرفتار نہوں اور دونون کی دنیا و آخرت مین اچہی گذرے
برا فساد دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہے کہ مرد نہ آپ علم دین پڑہتے ہین
اور نہ بیبیونکو پڑہاتے ہین پس بہلائی برائی دین و دنیا کی کیونکر معلوم
کرین اور حق ہے مردون پر کہ اپنی بیویون اور بچون اور گہروالون کو شرک اور
کفر اور گناہ کی باتون سے باز رکہین اور بجالانے طاعات کے لئے تاکید
کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَہْلِیْکُمْ

ناراً وقودها الناس والحجارة ۶ یعنے اے ایمان والو بچاؤ اپنے
نفسونکو اور اپنے گہروالون کو اوس آگ سے کہ اوسکا ایندہن آدمی اور
پتھر ہونگے اسکی تفسیر مین صاحب مدارک نے یون لکہا ہے کہ آپ بہی طاعات
بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنی گہروالونکو بہی طاعات کرنے کو کہو اور
گناہون سے باز رکہو انتہی پس چاہئے کہ اپنی بیبیون اور گہروالون کو نماز
اور روزہ وغیرہ فرائض وواجبات اور اچہی باتون کے کرنے کی تاکید کرے بلکہ
کچھ تعزیر بہی دینی آئی ہے بیوی کو ترک نماز وغیرہ پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکہا
ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو ترک کرنے زینت
پر اور نہ قبول کرنے پر اسکے کہنے کو جبکہ بلاوے اوسکو طرف بچہونے اپنے
کے یعنے صحبت کے لئے بشرط نہونے عذر حیض وغیرہ کے اور تعزیر دے
اوسکو ترک کرنے نماز پر اور ترک کرنے پر غسل جنابت کے اور اسکے گہر سے
نکلجانے پر بلا اذن اسکے کے انتہی اور سیتلا وغیرہ کے پوجنے سے اور
اور شرک اور کفر اور گناہون کی باتون سے کہ اوپر گذرین اور تعزیہ اور
مہندی پر جانے سے منع کرو عجب حال ہے یہانکے بعضے لوگون کا کہ
اللہ تو فرماتا ہے کہ اپنے گہروالون کو دوزخکی آگ سے بچاؤ اور یہہ برعکس
اوسکے کرتے ہین کہ باعث ہوتے ہین اور بلاتے ہین دوزخ کی طرف
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بعضے جاہل جورو بچون کے ساتھ ہوکر سیتلا

بیان تعزیہ داری اور مہندی کا

بجوانے کو بجاتے ہین اور بعضے بہی وغیرہ پکہانے کو روا رکہتے ہین اور بعضے
تعزیہ دکہانے کو بجاتے ہین اور بعضے مہندی دکہانے کو پس مبتلا ہونے کو
فتاوی عالمگیری مین کفر لکہا ہے اور سا اور شرک کی باتونکو بہی دینی کتابون
مین منع کیا ہے اور تعزیہ داری اور مہندی کی برائی اس آیہ کریمہ سے نکلتی ہے
یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَا
جْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ یعنے اے ایمان والون سوا اسکے نہین
کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کی پلیدی ہین عمل شیطان سے
پس بچو تم اونسے تاکہ مطلب کو پہونچو تم انصاب جمع نصب کی ہے ساتہہ زبر
اور پیش نون اور سکون صاد کے اور ساتہہ پیش دونون حرفون کے ایک پتہر
ہوتا تہا کہ اوسکو کہڑا کرتے اور پوجتے سوا اللہ کے اور جانور ذبح کرتے
اوسپر واسطے تقرب معبودون اپنے کے اور جو کچہہ کہڑا کیا جاوے اور
اعتقاد کیا جاوے اوسکی تعظیم کا خواہ وہ درخت ہو یا پتہر پس وہ نصب ہے
یہہ ملا علی نے لکہا ہے اور مجالس الابرار مین لکہا ہے والانصاب جمع
نصب وہو کل ما نصب فعبد من دون اللہ تعالے من شجر او حجر او قبر او غیر
ذلک فالواجب ہدم ذلک کلہ ومحو اثرہ انتہے پس انصاب کی ان تفسیر
کے بموجب تعزیہ اور مہندی بہی انصاب مین داخل ہے جیسا کہ نہین پوشیدہ

سے ہے تامل کرنیوالے پر اور مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ
اور علم وغیرہ کا درست نہیں ہے اسلئے کہ تعزیہ داری عبارت اِس سے ہے
کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون غمگین بناوے یعنی
مانند عورتوں سوگ کرنے والیوں کی بیٹھے اور مرد کو کسی جگہ سے حدیث
شریف سے ثابت نہیں ہوا مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے
اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوا زوج کے اگر کوئی اور قرابتی مرے تو
تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے
اوسکو درست نہیں حدیث شریف میں آیا ہے لا یحل لامرأة الخ کہ ساری
حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہے پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ
ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعین خدا میں بسر کرتا ہے اور فرائض
اور نوافل اوسکے درگاہ الہی میں مقبول نہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا
ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا [له]
یعنے جو کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنے بدعت سیئہ یا جگہ دیتا ہے بدعتی کو اوپر
لعنت ہے اسکی اور ملائکہ کی اور سب لوگوں کی اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالے
اوسکے فرض نفل اور ایک روایت میں آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا
لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ [له] یعنے جو کوئی نکالے اس امر میں ہمارے میں ایسی چیز کہ وہ

[له] رواه الطبرانی عن ابن عباس والبزار عن ثوبان ۱۲

[له] رواه البخاری ومسلم وابوداود وابن ماجہ عن عائشة ۱۲

اوس سے نہ ہوں پس وہ مردود ہے اور اوس مجلس مین بہ نیت زیارت اور گریۂ وزاری کے حاضر ہونا جائز نہیں اسلئے کہ وہان زیارت نہیں ہے کہ اوسکے لئے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا جین قابل ازالہ کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے مَن رَاٰی مِنکُم مُنکَرًا فَلیُغَیِّرہُ بِیَدِہٖ فَاِن لَّم یَستَطِع فَبِلِسَانِہٖ وَاِن لَّم یَستَطِع فَبِقَلبِہٖ وَذٰلِکَ اَضعَفُ الاِیمَانِ [۱] یعنے جو کوئی دیکھے تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع پس چاہئے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے ہاتہہ سے اور اگر ہاتہہ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بہی منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہے اور مجلس تعزیہ داری مین جا کر مرثیہ اور کتاب سننی بہی جایز نہیں اسلئے کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی نہیں ہوتا بلکہ جہوٹ اور افترا اور حقارت بزرگون کی ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا ایسی مجلس مین روا نہیں چنانچہ حدیث شریف مین نہی واقع ہوئی ہے سننے اور پڑہنے مرثیون کے سے عَن اَبِی اَوفٰی قَالَ نَہٰی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَنِ المَرَاثِی [۲] یعنے ابی اوفی روایت کرتے ہین کہ منع فرمایا آنحضرت صلعم نے مرثیون سے اور اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہیں لیکن ہیات اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت قوم مبتدعون کی ساتہہ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز واجتناب ضرور ہے کیونکہ

[۱] رواہ مسلم

[۲] رواہ ابن ماجہ

حدیث شریف مین آیا ہے مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنهُم یعنے جو کوئی مشابہت کسی قوم
کی کرے پس وہ بہی انہین مین سے ہے اور اس حدیث مین بہی داخل ہے
مَن کَثَّرَ سَوَادَ قَومٍ فَهُوَ مِنهُم وَمَن رَضِيَ عَمَلَ قَومٍ کَانَ شَرِیکًا لِمَن عَمِلَ بِهِ[1]
یعنے جو کوئی بہیر بڑہاوے کسی قوم کی پس وہ بہی انہین مین سے ہے اور جو کوئی
راضی ہو کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہے شریک اوسکے کرنیوالے کا اور ایسی جگہ فاتحہ درود
پڑہنا بہی درست نہین اسلئے کہ ایسی جگہ قابل ازالہ و دور کرنے کے ہے اور نجاست
باطنی رکہتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جگہ پڑہنی چاہیئے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
اور باطنی سے پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا ملامت کیا گیا
اور طعن کیا گیا ہوگا ایسے ہی اس جگہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کے وہان
بہی پڑہنا موجب ملامت اور ملعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑہنا اللہ بدون بجانے تعزیہ وغیرہ
کے فقط اوس مکان مین کہ تبرک صحیح مثل موی مبارک کے رکہا ہو یا نہ رکہا ہو مجلس گریہ
و زاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود پڑہنا یہہ بہی جائز نہین اسلئے کہ یہہ
بہی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ
پڑہنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موی مبارک کی اکثر جاے صحت کو نہین پہونچا
پس تبرک ہونا اوسکا بنابر اوہام عوام کالانعام کے ہے اوسکو تبرک جاننا نہ چاہیئے
جبتک کہ تبرکیت اوسکی ثابت نہو اعتقاد اوسکی صحت کا نہ کرنا چاہیئے اور جب تبرکیت
اوسکی معلوم ہوئی محض بخیال گریہ و زاری کرنی رہی وہ وہ مجالس مرتب کرنی

تعداد واسطے گریہ وزاری کے سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند
موی مبارک وغیرہ کی کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کے لئے جانا مضائقہ نہین
اور ترک کرنا زینت اور لذات کا مانند کہانے پان اور گہی اور گوشت وغیرہ
کی بہی درست نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور تعزیہ داری وغیرہ
مین از خود یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسایگی اور ہم خانگی ہونے کے
اور اسباب بناو اوسکے لئے مانگے دینا جایز نہین اسلئے کہ اعانت معصیت پر ہوتی
ہے اور اعانت معصیت پر غیر جایز ہے اور مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی
بہی جایز نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بہی کیا ہے
حضرت نے جیسے کہ اوپر گذرا اور اسیطرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ ہے کہ جسپر خوف
وعید آیا ہے اس پر کہ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
النائحۃ والمستمعۃ[له] یعنے لعنت کی رسول خدا صلعم نے عورت نوحہ
کرنیوالی اور سننے والیکو اور اجرت لینے مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلئے
کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینے معصیت پر درست نہین جیسے کہ مزامیر وغناکہ
حرام ہین اجرت لینی بہی اونپر حرام ہے اسیطرح ان چیزون پر بہی حرام ہے
اور مہندی روشن کرنی حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کی بہی بدعت ہے
اسلئے کہ جیسا مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے مین ہے ویسا ہی مہندی
مین بہی ہے سوال مہندی بدعت حسنہ ہے یا سیئہ اور اگر سیئہ ہے تو سبب

له رواہ ابو داود

برابر مین یا کچھہ فرق ہے اور ساوسکی برائی صد حرمت کو پہنچتی ہے اور فاعل اوسکا
مرتکب کبیرہ کا ہے یا مکروہ کا یا فاعل اسکا صاحب صغیرہ کا ہے **جواب** یہہ تمام
امور بدعت سیئہ مین اور تفاوت اون برعیہ مین باعتبار مفسدہ کے ہے جس بدعت
مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہے برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت
مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے اگر مرتکب بدعت بدعت
کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ
اسلام سے ہے چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہے
معلوم ہوتا ہے عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ
اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا
وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ
یعنے روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین قبول
کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور جہاد اور نہ
فرض اور نہ نفل نکلجاتا ہے وہ اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے بال آٹے گندہے
مین سے کہ کچھہ اسمین لگا نہین رہتا صاف نکل آتا ہے انتہے اور بدعتی عام ہے کہ
آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہے بلکہ اور نے کیا
ہے اور یہہ شخص پسند کرتا ہے اوسکو دونون کو بدعتی کہینگے اور حدیث ابن ماجہ
مین یہہ بھی آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ

الا ان یقبل عملا صالحا حتی یدع بدعتہ یعنے نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا
یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال (گمراہی ۱۲) فرمایا ہے حدیث
مین اگر ضلالت اوسکی اس حد کو پہونچی کہ اوسمین وعید نار (یعنے دوزخ ۱۲) آیا ہو تو وہ شخص مرتکب
کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہوگا اور یہہ فرق اوس صورت مین ہے کہ بدعت کو
اچہا نہ سمجہے یعنے اچہا سمجہنے والا کافر ہوتا ہے دونون صورتونمین جیسا کہ اوپر
صحیح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین
جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرۂ اسلام سے ہے اور حلوا وغیرہ کہ تعزیہ
وغیرہ کے آگے لاتے ہین اور اوسپر نیاز دیتے ہین اور رکہا رہنے دیتے
ہین اور شب عاشورہ کی قابین حلوے کی تعزیہ کے تخت پر رہنے دیتے ہین اور صبح
کو اوٹہا کر تقسیم کرتے ہین پس بسبب لیجانے اوسکے کے آگے تعزیہ وغیرہ
کے بلکہ آگے قبور حقیقیہ کے بہی تشبیہ ساتہہ کفار روبت پرستون کے ہوتی ہے اور
اسی جہت سے اس مین کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولا عبد العزیز
مرحوم کی اب آگے یہانپر غرض نقل کرنی اس کلام طویل سے یہہ ہے کہ حضرت مولانا
عبد العزیز مرحوم کی تقریر سے یہہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچہا جانکے
بناوے یا دیکہنے جاوے وہ خارج ہوجاتا ہے دائرہ اسلام سے پس تمکو آپ بہی
اِس سے بچنا چاہیئے اور اپنی گہروالون کو بہی بچاؤ کہ نہ جانے دو اور اسیطرح منع کرو
اور گناہون کی باتون سے کہ انجملہ زناکاری اور چہپی یاری ہے جو کوئی روا رکہو

اپنے گھر والوں مین بےحیائی کی باتین وہ دیوث ہے کہ جسکے حق مین حضرت نے
فرمایا ہے ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ
الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ + یعنی تین شخص ہین
پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کی ہے ایک تو ہمیشہ شراب پینے والے پر اور دوسرے
نافرمان ماں باپ کا اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے اپنی اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل
کی یہہ احمد اور نسائی نے ف اہل و عیال ہین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین روا
رکھے ناپاکی کو یعنی زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کے حکم
مین تمام گناہ مانند پینے شراب کی اور ترک کرنے غسل جنابت کی اور مانند انکی کی یعنی اگر
مثلاً بیوی کو دیکھے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث
کے حکم مین ہے اسلیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنی اہل مین چیز بری
اور نہ غیرت کرے اسپر اور نہ منع کرے اور مکروہ نہ سمجھے انتہی یہہ ملا علی قاری نے مرقات
مین لکھا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والون کو تمام بےحیائی اور گناہون کی باتون سے
منع کرنا چاہیے پس جو کہ زنا کاری اور بےپردگی کو روا رکھے اپنے گھر والون مین وہ سکا دیوث ہونا
تو ظاہر ہے اور جو کہ اپنے گھر والون کے بےپردگی اور خلا ملا رہنے کو اور ہم کلام ہونے کو
نامحرمون کے ساتھ منع نہ کرینگے اور ایسی بری باتون کو روا رکھے وہ بھی دیوث ہوگا پس مسائل ستر کے بیان
لکھنے ضرور ہے تو لوگ گناہون سے بچین جاننا چاہیے کہ اصل مسائل ستر یہہ دو آیتین کلام مجید کی
مین سورہ نور مین قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ يعنے كهه اى محمد
مومنونكو كه ڈهانكين آنكهين اپنى يعنے ديكهنے اوس چيز كے سے كه حرام ہے اور نگاه ركهين اپنے
ستروں كو حرام سے يهه ڈهانكنا آنكهونكا اور نگاه ركهنا ستروں كى پاكيزه تر اور سود مند ہے اوسكے ليے
يعنے دنيا و آخرت مين تحقيق الله تعالى خبر ركهتا ہے اون چيزونكى كه كرتے ہين ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ الخ
يعنے اور كهه مومن عورتونكو كه ڈهانكين پردے اپنے اور نه ديكهين مردون نامحرم وغيره كو اور نگاه ركهين
اپنے ستروں كو بهى اسيطرح اور نه ظاهر كرين موضع زينت يعنے زيور اپنے كو كه وه موضع سر اور كان اور
گردن اور بازو اور سينه اور پهونچے اور پنڈليان ہين مگر وه كه ظاهر ہوں اوسميں يعنے وه اعضا كه جائے
ہے حاجات و جبلت اونكى جيسے كه وه مونهه اور ہتيليان اور دونون قدم ہين اور چاہيے كه اوڑہے رہين چادر
اپنے پٹے گريبانون پر اور نه ظاهر كرين موضع زينت اپنى سوا اپنے خاوندوں كے ليے آخر آيت تك
حاصل يهه كه ان آيتوں مين حكم ستر ڈهكنے كا ہے اور تفصيل اسكى درمختار وغيره مين يون لكهى ہے
كه ديكهے مرد بدن مرد كا سوائے اوس جگه كے كه ناف كے نيچے ہے گهٹنے كے نيچے تك اور اپنى بيوى كا
اور ايسى لونڈى كا كه حلال ہے اوس سے صحبت كرنى جائز ہے ديكهنا تمام بدن كا ساتهه شهوت
كے بهى اور بغير شهوت كے بهى ليكن نه ديكهنا اوسكے ستر كا اولى ہے كه باعث ہوتا ہے نسيان كا
اور يهه جو قيد لگائى كه حلال ہے صحبت كرنى اوس سے اس سے نكل گئى لونڈى مجوسيه اور مكاتبه
اور مشتركه اور منكوحه غير كى اور وه كه حرام ہوئے بعلاقه دودهه كے يا مصاهرت كے پس حكم اونكا

اجنبی کی لونڈی ملک کے ہے اور دیکھے اپنی محرم کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور بانہہ اگر
امن ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت سے الا نہ دیکھے اور نہ دیکھے اوسکی
اور پیٹ سے زانو کے نیچے تک اگرچہ امن ہو شہوت سے کہ یہہ بہتر ہے محرم کا بہ نسبت محرم کے
اور نہیں مضائقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کرے محرم کے ساتھہ پس اگر احتیاج پڑے اوسکے
سوار کرنے کی اور اوتارنے کی تو نہیں مضائقہ اسکا کہ چھوئے اوسکو کپڑے پہنے اور
پکڑے پیٹ اور پیٹھہ اوسکی نہ اون اعضا کو کہ بیچ میں ان دونوں کے بشرطیکہ امن ہو شہوت
سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا ازراہ یقین کے یا ظن کے یا شک کے
تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ سے تو باز رہے مرد اس سے
بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھہ کپڑوں کے تا کہ نہ پہونچے مرد کو
حرارت عورت کی بدن کی اور اگر نہ پاوے کپڑا تو دفع کرے شہوت کو اپنے دل سے
بقدر امکان کے اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرم کی ہے
اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کے جن اعضا مذکورہ کا دیکھنا درست ہے چھونا بھی انکا
ہے اگر امن ہو شہوت سے آپ بھی اور وہ بھی اور اگر امن نہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کا تو
نہیں حلال اوسکو دیکھنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن
ہے مگر چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم موجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا جایز ہے اگر امن
ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جایز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کے
اور حاکم کو وقت حکم کرنیکے اور نکاح کے ارادہ کرنیوالے کو اور اوسکو کہ ارادہ خریدنیکا کرتا ہے

اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا دیکہنا ان اعضا کا یعنے اشخاص مذکورہ کو

جائز ہے اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہین جائز ہے چہونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے

اگر ہو عورت جوان اور اگر بڈہیا ہو کہ خواہش ا سکو نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہو

اپنے پر اور اوسکے نفس پر شہوت سے تو جائز ہے چہونا اوسکے ان اعضا کا اور جسکو

جائز ہو چہونا اور دیکہنا بڈہیا کے ان اعضا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتہہ اوسکے اور خلوت

کرنی جبکہ امن ہو اپنے پر اور اوسپر اور نہین تو نہین اور اشباہ مین لکہا ہے کہ خلوت

کرنی ساتہہ اجنبیہ کے حرام ہے مگر واسطے ملازمت مدیونہ کے کہ بہاگ کر چلی جاوے

کہنڈر مین یا ہو بڈہیا بدشکل یا ہو پردہ کے پیچہے مسئلہ خلوت ساتہہ محرمہ

کے مباح ہے مگر ساتہہ دودہ شریک بہن کے اور ساس جوان کے نہین مباح ہے

مسئلہ شرح ملتقی مین لکہا ہے کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر بڈہیا چہینکے

یا سلام کرے تو جواب دے اوسکی چہینک کا اور سلام کا اور بڈہیا نہو تو نہ جواب دے

ف اگر مرد چہینکے تو عورت اوسکی چہینک کا جواب دے یعنے یرحمک اللہ کہے

اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چہینکے اور وہ بڈہیا ہو تو مرد اوسکی چہینک کا

جواب دے اور اگر عورت جوان ہو تو اوسکی چہینک کا جواب دلمین دے اور یہی حکم

غیر محرم کا ہے در عالمگیری مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے خریدنے کا

تو جائز ہے چہونا اوسکے اون اعضا کا کہ حلال ہے دیکہنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت

کا مسئلہ جائز ہے دیکہنا اور چہونا ایسی چہوٹی لڑکی کا کہ خواہش نہوتی ہو

اور سپر مسئلہ جائز ہے طبیب کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ کو واسطے ضرورت
کے اور لائق ہے طبیب کو کہ سکہاوے ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اسلئے کہ نظر جنس
کی خفیف تر ہے پس اگر نہو سکے تو چہپاوے تمام اعضا اوسکے سوا موضع مرض کے
پہر دیکہے بقدر ضرورت کے اور بچاوے جتنی ہو سکے نظر پہیر لے اسلئے کہ دیکھنا بقدر ضرورت
کے جائز ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہے حکم دایہ کا اور ختنہ کرنیوالے کا ہے اور
اسیطرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع ختنہ مرد کے وقت ختنہ کرنیکے
مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اوسکے حق مین پس دیکہے
مونہہ اور ہاتھہ اپنے مالکہ کے فقط اور نہ نظر کرے سواے اسکے مالکہ کے اور نزدیک
مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کی ہے مسئلہ ستر عورت کا بہ نسبت مسلمان
عورت کے مانند ستر مرد کی ہے بہ نسبت مرد کے یعنے مسلمان عورت کو بہی عورت
کا بدن زیر ناف سے گہٹنے کے نیچے تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند
مرد اجنبی کی ہے صحیح تر روایت مین پس نہ دیکہے طرف بدن مسلمان عورت کے پس
یہان جو رسم ہے کہ حلال خوری اور چماری اور کاچہن وغیرہ کے سامنے عورتین
ہوئین کپڑے پہنے بیٹہی رہتی ہین بہت اکثر کہتی ہین یہہ ایسا ہی ہے کہ بیچ مرد
اجنبی کے سامنے ہوئین اور نہین لائق عورت صالحہ کو یہہ کہ دیکہے طرف اوسکے
عورت فاجرہ اسلئے کہ وہ بیان کریگی اسکا آگے مردون کے پس نہ اوتارے
چادر اپنی آگے اوسکے مسئلہ دیکہے عورت مرد کو مانند دیکہنے مرد کی

مرد کو اگر امن ہین ہو شہوت سے پس اگر امن نہوی یعنے خوف رکہتی ہو شہوت
کا یا شک رکہتی ہو تو بالکل نہ دیکہے کہ حرام ہے دیکہنا مانند مرد کی مسئلہ بال اکہڑ
ہوئے عورت کے ستر مین بموجب روایت صحیح تر کے مسئلہ جو عضو کہ جائز
نہین دیکہنا اوسکا پہلے جدا ہونے کے بدن سے نہین جائز ہے دیکہنا اوسکا
بعد جدا ہونے کے بہی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند موی زیر ناف کی اور عورت
کے سر کے بالون کی اور پہونچے کی اور ہڈی عورت آزاد و مردہ کی اور
پنڈلی اوسکی کے اور کترے ہوئے ناخونون پانون اوسکے کے نہ ہاتہہ
اوسکے کے مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کے ساتہہ شہوت کے
حرام ہے مسئلہ خصی اور ستر کٹا اور مخنث نظر کرنے مین طرف عورت اجنبیہ کے
مانند مرد صحیح الاعضا کی ہے تمام ہوا مضمون درالمختار وغیرہ کا اور حاصل اسکے
ذکر کرنے سے یہہ ہے کہ مردون کو چاہئے کہ موافق ان مسائل کے اپنی بیویون
کو پردہ کرواوین اور اس رسم بار مین خالہ پہوپہی وغیرہا کی بیٹی اور ہندنیان اکثر
گہر مین آیا کرتی ہین جب تک کہ سخت کپڑا کہ جسمین رنگ بدن کا معلوم نہو نہ
پہناوین اور تمام بدن نہ ڈہکواوین دیوث کہلاوینگے بہت ضرور ہے اہتمام
کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب مین بہی مسائل ستر وغیرہ کے خوب لکہے ہین
وہ بہی یہان لکہے جاتے ہین تا لوگ اونپر عمل کرین لکہا ہے اوسمین کہ سفر
کرنا عورت آزاد کا ساتہہ غیر محرم کے نہین جائز ہے اور عورت کا غلام

اور اجنبی برابر ہے بیچ عدم جواز سفر کے ساتھہ اوسکے غلام ستر رکھتا ہو
یا ہیجڑا ہو یا خصی ہو مسئلہ عورت آزاد منع کیجاوے کھولنے منہہ اور ہتھیلیون
اور قدمون کے سے وقت واقع ہونے نظر اجنبی کے اوپر اسلیئے کہ وہ
امن مین نہین ہوتی ہے شہوت سے بعضے دیکھنے والون کی طرف اوسکے
مگر جبکہ ہو بڑہیا تو جائز ہے نظر کرنی طرف منہہ اوسکے کے اور حلال ہے
مصافحہ اسکا جبکہ امن ہو شہوت سے مسئلہ منع کیا جاوے عورتون کو پہننی
جہانجن اور گہنگرو کے ہے حتی کہ چہوٹی لڑکی کو بہی پہننا انکا مکروہ ہے اور بعض
عورت کے لیئے اشد کراہت ہے اسلیئے کہ بہتی حال عورتونکا ستر چہپا ہے اور
اسمین اظہار اونکا ہے مع ہذا جہانجن وغیرہ اسباب لہو سے بہی ہین اور بابت
منع ہونے کی روایت مشکوۃ مین موجود ہے اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ
وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ
جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ یعنے ناگہان آئی حضرت عائشہ کے پاس
ایک لڑکی اس حال مین کہ اوسکے پانوئین گہنگرو یا جہانجن تہے بجتے ہوئے
پس کہا حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہ اوسکو لائی تہی نہ لا اسکو میرے
پاس مگر جبکہ کاٹے تو گہنگرو اسکے سنا مین نے رسول خدا صلعم سے فرماتے
تہے نہین داخل ہوتے فرشتے اوس گہر مین کہ اوس مین گہنٹے یا گہنگرو ہون

اور اسیطرح حضرت عمر نے ایک لڑکی کے پانوئین سے گھنگرو کاٹ ڈالے
اور کہا کہ مین نے سنا ہے آنحضرت صلعم سے کہ فرماتے ساتھہ ہر گھنگرو
اور گھنٹہ کے شیطان ہے کذا فی المشکوٰۃ مسئلہ لایق یہہ ہے کہ خدمت
کے لئے گھر مین لونڈی رکھے نہ غلام اسلئے کہ خوف فتنہ کا غلام مین
زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت آزاد اجنبی کے اور اسمین غیر ستر کشا اور ستر کشا
برابر ہین مسئلہ نہین جایز ہے عورت عدت والی کو خواہ عدت موت کی ہو خواہ
طلاق بائن کی نکلنا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کے اور نہ بغیر اذن
اوسکے اور نہین چاہیئے اوسکو کنگھی کرنی تنگ دندانون کی بلکہ کھلے
دندانون کی کرے اور پرہیز کرے زینت سے مانند سرمہ اور حنا اور
خضاب اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہننے لباس خوشبودار اور
کسنبی اور زعفرانی کی مسئلہ اگر دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھہ
عورت کے باتین کرتے راہ مین پس کیا کرے معاملہ اونسے
جواب منقول ہے کہ حضرت عمر رض نے دیکھا ایک مرد کو باتین کرتے
ساتھہ ایک عورت کے راہ مین پس مارا اون دونون کو درے سے
پس کہا مرد نے کہ یہہ بیوی میری تھی کہا اوسکو حضرت عمر رض نے کہ اگر
تھی یہہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا تو اسکو اپنے گھر مین تا نہ متہم کرتا
تجکو کوئی راہ مین مسئلہ عادت پکڑی ہے عورتون نے

نکلنی کی طرف یعنی قبرون تبرک کے پس یا اونکو ثواب ہوتا ہے یا واجب
اوپر استاب جواب ذکر کیا گیا ہے کفایہ شعبی مین بیچ باب خروج النساء
الی المقابر یوم الخمیس کے کہ سوال کئے گئے قاضی رح جا رہے ہونے نکلنے عورتون کے سی
طرف مقابر کے دن پنجشنبہ کے پس کہا نہ سوال کر تو جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکو
کے بلکہ سوال کر مقدار لعنت کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو اسمین جان کہ عورت
جب نیت کرتی ہے نکلنی کی قبرون کی طرف ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالے
کے اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہے گہیر لیتے ہین اوسکو شیاطین ہر جانب سے
اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے اوسکو روح میت کی اور جب پہرتی ہے
ہوتی ہے اللہ تعالی کی لعنت مین اسیطرح یہانتک پہر آوے اپنے گہر اور حدیث
مین آیا ہے جو عورت کہ نکلے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے
ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالے
کے اور جو عورت کہ دعا خیر کرتی ہے میت کے لئے اپنے گہر مین دیتا ہے
اوسکے لئے اللہ تعالے ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول ہے حضرت سلمان اور
ابی ہریرہ رض سے کہ نکلے آنحضرت صلعم مسجد سے اور کہڑے رہے اپنے
گہر کے دروازے پر پہر آئین حضرت فاطمہ رض تو پس فرمایا اونکو آنحضرت صلعم نے
کہ کہان سے آئی تو کہا نکلی تہی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مرگئی ہے
پس فرمایا حضرت فاطمہ کو رسول خدا صلعم نے کہ کیا گئی تہی تو طرف قبر اوسکی کے

پس کہا حضرت فاطمہ رضی نے معاذ اللہ اس سے کہ کرو نہین یہہ بعد اسکے
کہ سنا ہین نے آپسے پس فرمایا نبی صلعم نے اگر زیارت کرتی تو اوسکی
خبر کی نہ سونگھتی تو بو جنت کی انتہے اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ عورت
کو مباح نہین ہے جنازہ کے ساتھہ جانا اور سلکی شرح کنز سے بھی معلوم
ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبرون کی مکروہ تحریمی ہے اور مجالس الابرار
کے مصنف نے بھی لکھا ہے کہ نہین حلال عورتون کو نکلنا طرف مقابر کے
اور عینی شرح بخاری مین لکھا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے وَلَقَدْ کَرِہَ اَکْثَرُ
الْعُلَمَاءِ خُرُوْجَهُنَّ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَیْفَ اِلَی الْمَقَابِرِ یعنے مکروہ رکہا ہے اکثر علما نے
نکلنا عورتون کا طرف نماز کے پس کیا حال ہے مقابر کی طرف نکلنے کا اور
بعد کلام طویل کے آخر مین لکھا ہے کہ حاصل کلام اس سب سے یہہ ہے
کہ زیارت قبرون کی مکروہ ہے عورتون کو بلکہ حرام ہے اس زمانہ مین خصوصاً
مصر کی عورتون کو انتہے اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عائشہ
قَالَتْ کَیْفَ اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِیْ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَهْلِ الدِّیَارِ الخ کے لکہا ہے بعد نقل کرنے اختلاف علما کے
بیچ زیارت قبور کے عورتون کے لئے کہ بعضون نے مباح کہی ہے زیارت
عورتون کے لئے اور بعضون نے حرام اور بعضون نے مکروہ اور جنہون نے مباح کہی
ہے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

اور جواب اوسکا یہہ ہے کہ نہیں کم میں ضمیر مذکر کی ہے پس نہیں داخل ہونگی
عورتین بموجب مذہب صحیح ہمارے اصول میں انتہی اور یہہ جو حدیث آئی ہے
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا لعن اللہ زوارات القبور یعنے لعنت کی اللہ نے
یا لعنت کرے اللہ عورتوں قبروں کی زیارت کرنیوالیوں کو عبد الرحیم طاہر جی نے
بیچ شرح ترمذی کے نیچے اسی حدیث کے بعد کلام مرسل کے لکھا ہے کہ جب ثابت
ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث لعن کی ہے پس بیچ ترمذی رخصت ہے
عورتوں کے بیچ زیارت کے جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے اور موکد ہے
اسکو ذکر لانا صیغہ رخصت کا بھی یعنے فزوروہا اور شرح برنخ مین بیچ باب الرخصۃ
فی زیارۃ القبور کے لکھا ہے کہ پہر شان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہے مرد و نکو
اور اکثر اسی پر اہل علم میں اور عورتوں کا حکم یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے لعنت
کی زوارات قبور کو پس نہیں جائز ہے اونکے لئے رخصت دینا بیچ زیارت قبور
کے پہر بعض اہل علم کا قول نقل کیا کہ اونہوں نے اختلاف علما کا نقل کر کر
کہا کہ کہا جمہور علما نے کہ جس نے ثابت کی ہے رخصت عورتوں کے لئے
بیچ زیارت کے پس دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث نہیتکم اوسکے اور وہ استدلال
بلا قیاس ہے اسلئے کہ خطاب مردان کے لئے ہے نہیں مشتمل ہے عورتوں کو
اور نہیں روایت کی گئی کوئی حدیث عورتوں کے حق میں پس نہیں عام ہے
رخصت بیچ یہہ ہے کہ نہیں مباح عورتوں کے لئے زیارت قبور کی انتہی

اور تحبت العلما مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ زیارت کے پس گئے
ہین بعضے علما طرف عام ہونے رخصت کے مردون اور عورتون کے لئے
لیکن جمہور نے خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردون کے اور یہی صحیح تر ہے
اسلئے کہ روایت کی گئی ہے حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلعم نے
لعنت کی زوارات قبور کو انتہے اور بحرالبحار مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب
ہے مردون کے لئے نہ عورتون کے لئے بموجب قول صحیح تر کے انتہے اور بیچ حواشی الطحطاوی
شرح نورالایضاح کے لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبرونکی مردون اور
عورتون کے لئے اور بعضون نے کہا حرام ہے عورتون پر لیکن صحیح تر یہ ہے
کہ حرام ہے عورتون کے لئے انتہی اور بیچ درالبحر اور فتاوے رحمانی اور تحفۃ الفقہا
اور کنز العباد کے لکھتا ہے زیارۃ القبور حسن للرجال وحرم للنساء انتہے
یعنے زیارۃ قبرونکی اچھی ہے مردون کے لئے اور حرام ہے عورتون کے لئے
اور ترجمہ الاسلام مین لکھا ہے کہ عورتون کے لئے زیارت کیواسطے نہ جانا ہوئے
باہر تا کہ رسول صلعم نے فرمایا ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تھی مرد ے
اوسکو لعنت کرتے ہین اور شیاطین گرد برگرد جاتے ہین اور مسائل الاموات
مین لکھتا ہے عورت کو زیارت قبور کی نہ چاہئے مگر قبر رسول خدا صلعم
کی انتہے اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی اور ابراہیم شاہی اور بالابد مین یہی لکھا
ہے حاصل یہہ کہ قول صاحب مستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور

اور بقول عبد البر اور کلام عینی شارح بخاری اور امام نووی اور عبد الرحیم ظاہری
شارح ترمذی اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجۃ العلما اور صاحب دررالبحار اور شارح
نور الایضاح اور صاحب درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہاء اور کنز العباد و
اور حجۃ الاسلام اور خلاصۃ الفقہ اور مسائل الاموات اور ابراہیم شاہی اور
مالا بد منہ کی سے بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبروں کی عورتوں کے لئے حرام و مکروہ
ہے بقول اصح کے اور بعضوں نے اگرچہ جائز کہا ہے لیکن بسبب قاعدہ فقہا
کے اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام یعنے جب جمع ہو حلال اور حرام غالب
ہوتا ہے حرام ہی متعین و مقرر ہوا کہ زیارت قبروں کی عورتوں کے لئے حرام یا
مکروہ ہے پس جناب مرشدنا مولانا اسحق رحمہ اللہ نے جو مسائل اربعین
میں عورتوں کے حق میں زیارت قبروں کی منع لکھی ہے اور اوسکو کسی بزرگوار
نے رد کیا ہے ان روایتوں سے حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک کی منصف پر
ظاہر ہو جاویگی اللہم اہدنا الصراط المستقیم وجنبنا عن الضلالۃ العقیم آمین رب العالمین
مسئلہ ذکر کیا گیا ہے شرح طحاوی میں کہ جب مر جاوے عورت اور نہ ہو اوسکا
باپ یا بھائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم اوسکے اوتارنے میں بہتر ہے اوتارنے
اوسکے کے قبر میں بہ نسبت غیروں کے اور اگر ذی رحم محرم نہ ہو تو مضایقہ نہیں
ہے اجنبیوں کو بیچ رکھنے اوسکے کے قبر میں اور احتیاج نہیں ہے عورتوں
کے بلانے کی رکھنے کے لئے مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی بیچ گھر

بغیر اپنے سکے بغیر اذن صاحب خانہ کے آیا احتساب کیا جاوے اوسپر یا نہیں
جواب جسوقت کہ ہو عورت صاحب حرم محرم گہر والے کی تو درست ہے
اوسکو داخل ہونا گہر مین بغیر اذن گہر والے کے اور ایسے ہی جسوقت کہ ہو
زوج عورت کا صاحب حرم محرم یعنے گہر والیکا تو حلال ہے عورت کو داخل ہونا
اپنے خاوند کے محارم کے مکانون مین بغیر اذن انکے کے اور یہہ مسئلہ عجیب ہے
کوشش کیجئے بیچ پاکرنے اسکے کے اور بیچ گہر غیر اسکے کے احتساب کیا جاوے اوپر جیسے کہ احتساب کیا جاوے
مرد پر بسبب قول اللہ تعالے کے لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأنسوا
مسئلہ ذکر کیا گیا ہے بیچ کتاب الحج تجنیس و مزید کے کہ عورت احرام والے
اپنے منہہ پر کپڑا لٹکاوے لیکن الگ رکہے کپڑا اپنے منہہ سے اور اس سے
معلوم ہوا کہ عورت کو کہولنا منہہ کا اجنبیون کے سامنے منع ہے **مسئلہ**
پوچہے گئے حضرت ابو بکر رضہ حال ایک عورت کے سے کہ اوس نے
کترڈالے تہے بال اپنے سر کے فرمایا کہ لازم ہے اوسکو استغفار
کرنے اللہ تعالے سے اور توبہ کرنی اور پہر ایسی حرکت نہ کرے عرض کیا گیا
کہ اگر کیا ہو اوس نے یہہ باذن خاوند اپنے کے لا طاعۃ للمخلوق فی
معصیۃ الخالق نہین فرمانبرداری پہونچتی مخلوق کی گناہ خالق مین پہر عرض
کیا گیا اونسے کہ کیون نہین جائز ہے یہہ اوسکے لئے اونہون نے
فرمایا اسلئے کہ اوس نے مشابہت کی ساتہہ مردون کے حال آگے فرمایا

ہے آنحضرت صلعم نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اون مردون پر کہ مشابہت
کرین ساتھہ عورتون کے اور اون عورتون پر کہ مشابہت کرین ساتھہ مردون کے
اور اسلئے منع ہے کہ بال عورت کے لئے بمنزلہ داڑہی کے ہین مردونکی کے
پس جیسے کہ نہین درست ہے مرد کو مونڈانا اور کترنا داڑہی کا اسیطرح
نہین درست ہے عورت کو کترنا اپنے بالونکا پھر کہا گیا حضرت ابوبکر سے
کہ اگر لگاوے کوئی عورت بال اپنے غیر کے بالون مین تو کیا حکم ہے کہا نہین درست
اور سکو مینے ایک عورت کے بال دوسری عورت کے سر مین ملانے
بڑہانے کے لئے درست نہین مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مذہب
مین کہ لعنت خدا کی ہے اون عورت پر کہ بال چنے منہہ پر سے اور اوسپر کہ
بال مذکور چنواوے اور اوسپر کہ دانت تیز کرے اور اوسپر کہ دانت تیز کرواوے
اور اوس عورت پر کہ ملاوے بال اپنے ساتھہ بالون اور عورت کے مینے
درازی کے لئے اور اوسپر کہ ملواوے اپنے بالون کے ساتھہ اور کے بال
اور گودنیوالے اور گدوانیوالی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب کا
اور یہہ جو لعنتین ان عورتون پر مذکور ہوئین حدیثون مین آئی ہین چنانچہ مشکوۃ مین
وہ حدیثین موجود ہین اور ان حدیثونکی شرح مین ملا علی اور حضرت شیخ عبد الحق
رحمہ اللہ نے یون لکھا ہے کہ بال چننے الخ یعنی بال پیشانی کے یا ابرون
کے منہہ پر سے چننے مکروہ ہین اور اگر داڑہی یا مونچھین نکلین عورت

کی تو اونکا موندنا یا موندوانا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور تیز کرنا دانتونکا
یہہ کہ عرب مین رسم ہے کہ جب عورتین بڑھیا ہو جاتی ہین اور دانت بڑہ جاتے
ہین یا گہس جاتے ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتے ہین
دانتونمین واسطے اظہار حسن جوانی کے اور مشابہت کی ساتھہ جوانون
کے اور ملاوے بال اپنے الخ عام ہے کہ آپ ملاوے یا اورکو حکم کرے
ملانیکا کہا نووی نے کہ حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے
ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علمانے یہہ تفصیل بیان
کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کے تو حرام ہے بلاخلاف اسلئے کہ حرام ہے نفع
اوٹھانا آدمی کے بالون سے اور تمام اجزا اوسکے سے بسبب بزرگی اوسکی
کے اور سوائے آدمی کے جانور کے پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہے کہ اگر
نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنے مالک تو اوسکو ملانا انکا بہی حرام ہے اور اگر
ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھہ اذن خاوند یا سید کے
تو جایز ہے اور کہا مالک اور طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع
ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتہڑے یا سوا اسکے اور دلیل
پکڑی ہے اونہون نے ساتھہ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص
ہے ساتھہ بالون کے پس نہین مضائقہ ہے ساتھہ ملانے صوف وغیرہ
کے انتہی اور فتاوے عالمگیری مین لکہا ہے کہ بالونمین آدمی کے بال

ملانے حرام ہین برابر ہے کہ اپنے بال ملاوے یا اپنے غیر کے کذا فی
الاختیار شرح المختار اور نہین مضائقہ ہے یہہ کہ ڈالے عورت اپنی مینڈیون
اور چوٹی مین کچہہ وبر سے یعنے پشم اونٹ کی کذا فی فتاوی قاضی خان انتہی
پس آپسے معلوم ہوا کہ جو کلہ بہیڑ کی پشم کا جو عورتین یہان ڈالتی ہین درست
ہے مگر ترک اوسکے ہے اور گودنا یہہ کہ سوئیان یا مانند اونکی کی جلد مین
چبہوئی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہنے لگتا ہے پہر اوسمین سرمہ یا نیل بہر دیتے
ہین تمام ہوا کلام حضرت شیخ وملا علی وغیرہما رحمہم اللہ کا پس یہہ سب چیزین
گناہ کبیرہ ہین کہ لعنت آئی ہے فاعل اور مفعول پہ اور اور گناہ کی چیز ہے ظلم
کرنا لونڈی وغلام عرفی پر کہ حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین اور یہہ لوگ لونڈیان
سمجہکر ظلم کرتے ہین چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ مظہر الحق مین لکہا ہے
مینے خاوندونکو چاہیے کہ منع کرین اپنی بیبیونکو اس ظلم سے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْھَوُنَّ
عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰی یَدِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطِرُنَّہٗ
عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ
بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَھُمْ یعنے ہرگز نہین یون قسم ہے
اللہ کی البتہ حکم کرو اچہی باتونکا اور البتہ منع کرو بری باتون سے اور البتہ منع
کرو ظالم کو ظلم سے اور کہینچو اوسکو حق کی طرف کہینچنا اور روکو اوسکو
حق پر روکنا ورنہ الا سخت وسیاہ کر دیگا اللہ تعالے دل بعضون کے بعضے

جنہون نے گناہ نہین کئے ہین بسبب مشارکت گنہگارون کے یعنے بہم جا وینگے
سب ہونکے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر و رحمت کے سے بسبب
معاصی کے اور بسبب مجالست بعض اونکے کے بعض سے پہر لعنت کریگا اللہ
تمکو جیسے لعنت کی بنی اسرائیل کو یہہ حدیث مشکوۃ شریف کے باب الامر بالمعروف
مین ہے پس یہہ چند چیزین بطور مثال کے بیان کردین ہین حاصل یہہ کہ
خاوندون کو چاہیئے کہ اپنی بیویونکو اچہے کام کرنیکا حکم کرین اور سب گناہونکی
باتون سے منع کرین بیویونکو خواہ شادی مین ہون یا غمی مین یا چہٹے نونہین
والا مستحق اس وعید شدید کے ہونگے اور بار حق بیویونکے خاوندون پر یہہ
ہین کہ جو ان حدیثون مین آئے ہین قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ زَوْجَۃِ
اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَہَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْہَا اِذَا اکْتَسَیْتَ
وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَہْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ
یعنے کہا معاویہ قشیری نے کہ عرض کیا مین نے یا
رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اوسپر فرمایا یہہ کہ کہلاوے تو
اوسکو جسوقت کہ کہاوے تو اور پہناوے تو اوسکو جسوقت کہ آپ پہنے اور نہ مارے
تو منہہ پر اور نہ برا کہے تو اور نہ جدا ہووے تو مگر گہر مین یعنے خفگی مین اوسکو
چہوڑکر گہر سے نہ نکلے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم

رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ

نے مت مارو اللہ کی لونڈیوں کو یعنے بیویوں کو پس آئے یعنے بعد چند روز
کے حضرت عمر رضی پاس رسول خدا صلعم کے اور عرض کیا کہ بیبیان نافرمان ہوگئی
ہین خاوندونکی کہنا نہین مانتین پس اجازت دی آنحضرت صلعم نے اونکے مارنے
کی پھر آئین بہت سے عورتین آنحضرت صلعم کی اہلبیت کے پاس شاکی اپنے خاوندونکی
پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آئین اہلبیت محمد کے پاس بہت سی
عورتین شکوہ کرتی ہوئین اپنے خاوندونکا نہین ہین وہ مارنے والے اچھے
یہہ حدیث بھی مشکوۃ مین ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلعم نے اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُہُمْ بِاَھْلِہٖ رواہ ترمذی
یعنے کامل ترین مومنونکا ایمان مین وہ ہے کہ بہت اچھا خلق رکھتا
ہو اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر اس سے پس خاوندونکو چاہیے کہ فقط اپنے ہی حق
کی حیثیت مین ویسا ہکر مغرور نہ ہوجائین بلکہ بیبیون کے حق کی بھی حیثیت مین تامل کرکر اونکے حق
ادا کرین اور اونپر سختی بلا وجہ شرعی نہ کرین اگر بیہدہ ظلم کرینگے اونپر تو یہہ بھی پکڑے
جاوینگے اللہ تعالے نے انکو حاکم کیا ہے اور اون بیچاریونکو محکوم و تابعدار
انکو عمل کرنا اونکے مقدمہ پر ضرور ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے اَلَا
کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ
الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ
وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ

فالمرأة راعية على بيت زوجها وولده وهي مسئولة عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته یعنے خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب پوچھے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہے اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گہر والون اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہے اوپر گہر خاوند اپنے کے اور فرزندان اوسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کئے جاؤگے رعیت اپنی سے **ف** راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو بیچ اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے اوسکو ادا کرنا اوسکی حق کا اور یہہ موجود ہے سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہے سبکے لیئے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہے اوسپر کہ سب پوچھے جاوینگے یہہ سید جمال الدین رح نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے لکھا ہے کہ علماء نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا و حواس اپنے کے بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکے سے کہ کہان استعمال کیا تم نے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیئے کہ ظاہر ہے اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے ایاک ودعوة المظلوم فانما یسأل الله حقه وان الله

ادائے حقوق رعایا ۔ مستحقین ۔ ہین ۔ حق تلفی ۔ حاکمون ۔ اہل عیال ۔ سلطنت ۔ اور نظر ۔ ہمسایان ۔ س ۱۲

لا یمنع ذا حق حقہ یعنے سچ تو یہ ہے ہمارے علوم کی نسبت پس سوا اسکے
نہین کہ وہ مالک ہے اللہ تعالے سے حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالے نہین روکتا
ذی حق سے حق اوسکا انتہے یہی مضمون کسی نے اس بیت مین لکہا ہے

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از در حق بہر استقبال می آید

اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے أتدرون
ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع
فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمة بصلوٰة و
صیام وزکوٰة ویاتی قد شتم هذا وقذف هذا واکل
مال هذا وسفک دم هذا وضرب هذا
فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته
فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من
خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار[له]

یعنے کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ
ہے کہ جسکے نہ درہم ہو اور نہ اسکے پاس اسباب پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مفلس
میری امت مین سے وہ ہے کہ آویگا دن قیامت کے ساتھہ نماز اور روزے
اور زکوٰۃ کے اور حال یہہ ہوگا کہ کسیکو برا کہا تہا اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا تہا
اور کسیکا مال کہا گیا تہا اور کسیکا خون کیا تہا اور کسیکو مارا تہا پس کچہہ نیکیاں

اسکی کسیکو ملجاوینگی اور کچھہ کسیکو مہر اگر ہوچکین گین نیکیان اسکی پہلے اسکے کہ
حکم کیا جاوے ساتہہ مہر ارگناہ کے کہ اوسپر ہی لیے جاوینگے گناہ مظلومون
کی اور ڈالے جاوینگے ظالم پر پہر ڈالا جاویگا ظالم آگ دوزخ کی بیچ اور اور
روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ دِیْوَانٌ
لَایَغْفِرُ اللّٰہُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَایَتْرُکُہُ اللّٰہُ
ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُہُمْ مِنْ بَعْضٍ
وَدِیْوَانٌ لَایَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ
فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ
عَنْہُ یعنے صحیفے اعمال کے تین طرح کے ہین ایک صحیفہ تو ایسا ہے
کہ نہین بخشتا اللہ تعالی کہ وہ شریک کرنا ساتہہ خدا کے ہے فرماتا ہے اللہ عز وجل
کہ تحقیق اللہ تعالے نہین بخشتے کا شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین معاف
کرتا اوسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلہ لے بعض
اونکا بعضے سے اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی کہ وہ ظلم کرنا
بندونکا ہے درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہہ سپرد ہے اللہ کے
اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے اور
اور فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے لَایَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَایَرْحَمُ النَّاسَ

یعنے نہین رحم کرتا اللہ تعالے اوسپر کو نہین رحم کرتا لوگون پر اور بہت
سی حدیثین آئی ہین ظلم کی برائی مین انمین غور کر کر باز رہے ظلم کرنے سے
بیویون پر اور رحم کرے اونپر اور حتی المقدور سلوک و احسان کرے اونپر
اور حاجت روائی کرے اونکی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے مَنْ
قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُرِیْدُ اَنْ یَسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَ
مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ یعنے جسنے
کوئی حاجت روائی کسی کی میری امت مین سے بارادہ اسکے کہ خوش کرے
اوسکو بسبب حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے
خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا
اوسکو اللہ جنت مین آور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ
یعنے خلق بمنزلہ عیال خدا کے ہے پس محبوب ترین مخلوق کا نزدیک اللہ کے
وہ ہے کہ نیکی کرے اوسکی عیال سے انتہی اور حقیقت مین میان بیوی کی
محبت لعدفی اللہ ہے کہ بسبب حکم او سکے کے یہہ علاقہ ہوا ہے اور
محبت اسکی بہت سی فضیلات آئی ہے کہ از انجملہ ایک یہہ حدیث ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ
اُظِلُّہُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ یعنے تحقیق اللہ تعالے نے

فرماویگا دن قیامت کے کہ کہان ہین آپسمین محبت رکھنے والے
بسبب بزرگی میری کے آج کے دن آپنے سایۂ عاطفت اور رحمت
مین داخل کرونگا مین اونکو کہ آج نہین سایہ ہے سوائے سایۂ رحمت میری کے
پس حقیقت ہے کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہو اوسکو آدمی ترک کرے اور بدمزاجی
اور بدزبانی سے پیش آوے یا اُنسے بہ خلق پیش آوے اور اونکی بدمزاجی
پر صبر کرے کہ بڑی فضیلت اسکی آئی ہے اور بدمزاجی اور بدزبانی و عداوت
کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلعم نے کہ فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ
يُوْضَعُ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ
يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ یعنے تحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاویگی میزان
مومن مین دن قیامت کے خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالے بغض کرتا
ہے فحش گو بدخلق سے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم
نے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ
النَّهَارِ یعنے تحقیق مومن البتہ پاتا ہے بسبب خلق اپنے کے درجہ رات
کی عبادت کرنیوالے اور دن کے روزہ دار کا سا اور اور روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى
النَّارِ وَبِمَنْ يَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ
سَهْلٍ یعنے کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ حرام ہو آگ دوزخ کی اوسکی کہ حرام

رواہ الترمذی

رواہ ابوداؤد

رواہ احمد والترمذی

بدوسے آگ اور سپر حرام ہوتی ہے اوپر ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کے یعنے
لوگون مین ملا رہتا ہے اور نرمی کرتا ہے معاملات مین اپنے اور وجود سے سہنے کے صبر
کرنا لوگون کی ایذا پر اور نرمی کرنی بڑا کام ہے انتہا اور روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا تحقیق بڑا
محبوب تم مین کا طرف میری اچھا تم مین کا ہے اخلاق مین انتہا اور روایت مین
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ
حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ
مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنے جسکو نصیب ہوئی نرمی تو پایا اوسنے نصیبہ بھلائی دنیا اور
آخرت کا اور جو کوئی نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت
کے سے یہہ حدیث شرح السنہ مین ہے انتہا اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ
الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ
اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اتْرُکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا یعنے عرض کیے جاتے
ہین سامنے اللہ تعالے کے اعمال لوگون کے ہر ہفتہ مین دو بار پیر کے دن
اور جمعرات کے دن پس بخشش کیجاتی ہے واسطے ہر بندہ مومن کے گنہ
بخشش ہوتی اوس بندے کی کہ درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکے
کے عداوت ہوتی ہے پس کہا جاتا ہے یعنے فرشتون سے کہ چھوڑ دو انکو یہانتک

کرلیتین ہیہہ دونون آورا اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اَلْمُسْلِمُ
الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذٰہُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُہُمْ
وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذٰہُمْ یعنے وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہے
لوگون مین اور صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر افضل ہے ثواب مین اوس سے کہ نہین ملا
رہتا ہے اونمین اور نہین صبر کرتا اونکی ایذا پہ آورا اور روایت مین ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَّھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّنْفِذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہُ
عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ
شَاءَ یعنے جو شخص کہ روکتا ہے غصہ کو اوس حالیکہ وہ قادر ہو اوپر جاری
کرنے اوسکے کے بلاویگا اوسکو اللہ تعالے روبرو خلایق کے دن
قیامت کے تاکہ مختار کردے اوسکو بیچ پسند کرنے جس حور کے کہ چاہے
آورا اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اِسْتَوْصُوْا
بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّھُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ
اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ
اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ یعنے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون
کی بہلائی کے اسلئے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑہی
ہے اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے
تو کہ سیدہا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چہوڑے تو پسلی کو اپنے

اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے

ف یعنے حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کے ہین حضرت آدم کی اوسکی پسلی مین سے پیدا ہوئی ہین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہے پس انکی اصل مین ٹیڑہاپن ہے کوئی اوسکو متغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہہ ہے اگر تو سیدہا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چہوڑ دے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی رہیگی اسیطرح حال عورتونکا ہے کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال و اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو توڑ ڈالینگے کہ مراد اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین کہ ساتہ اوس کے مین ہے مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹہانا ساتہہ عورتونکے مگر ساتہہ چہوڑنے انکے ٹیڑہے پن پر جبتک اوس چہوڑنے مین کچہہ گناہ لازم نہ آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین جاننا چاہیے کہ معاملہ انسے اچہی طرح رکہو اور صبر کرو انکے ٹیڑہاپن پر اور یہہ توقع اوٹہا دو کہ سب باتوں مین تمہاری مرضی موافق کام کرینگی یہہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکہی ہے آور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ یعنے نہین داخل ہوگی بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر آور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ فضیلت خلق نیک و صبر کے اور بیچ برائی بدخلقی اور

رواہ ابوداؤد والبیہقی

بدزبانی اور نہ صبر کرنے کے جسکو اللہ تعالے نے توفیق نیک دیگا اوسکو یہی بس
ہے بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت بسہے کفایت د نادان کو کافی
نہین و فتر ندر رسالہ ۶ آور بعضے لوگ بی گناہ و بی تقصیر شرعی برسون بیویون
سے بولتے نہین اور بعضے چہوڑکر نکلجاتے ہین کہ برسون صورت اونکی
نہین دیکہتے یہہ بہی بہت بری بات ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے لا
یحل للمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل
النار ۹۴ یعنے نہین درست مسلمان کو یہہ کہ ترک ملاقات و کلام کرے
اپنے بہائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جسنے ترک کیا زیادہ تین
دن سے اور مرگیا داخل ہوگا آگ دوزخ مین آور اور روایت مین آیا
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من ہجر اخاہ سنۃ فہو
کسفک دمہ ۹۵ یعنے جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بہائی مسلمان
سے ایک برس تک پس وہ مانند قتل کرنے اوسکے کی ہے یعنے حصول
عذاب مین آور بہت سی حدیثین آئی ہین خفگی اور جدائی کی برائی مین
پس افسوس آتا ہے اوس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے
اور ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر ذکر ہوا ہی محروم رہے آور اور
حق بیویکا یہہ ہے کہ جسکے دو یا زیادہ دو سے بیویان ہون تو اوسکو
عدل کرنا چاہئے اونین کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک کے ہان رہے

۹۴ رواہ احمد وابوداؤد

۹۵ رواہ ابوداؤد

یہہ جو یہان معمول ہے کہ جس سے دلکو لگاؤ ہوتا ہے اوسی کے پاس
رہتے ہین اور اوروں کی بڑی مشرقی مین بات بہی اونکی نہین پوچہتے یہہ بہت
گناہ کی بات ہے اس کام کی بڑی سزا پاوینگے کہ فرمایا ہے آنحضرت
صلعم نے اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ[1] یعنے جوقت کہ ہوین ایک شخص کے
پاس دو بیبیان اور نہ عدل کیا اوس نے درمیان اونکے آویگا دن قیامت
کے اوس حال مین کہ آدہا بدن اوسکا گرا اور جہکا ہوگا ف یہہ سزا اوسی
عورتون کے بے انصافی کرنے پر نہین موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار
اور اونمین انصاف نہ کریگا تو یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری
کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنے کے نہ صحبت کرنے کے کہا یہہ ملا علی قاری نے
اور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبد الحق کے مین لکہا ہے کہ بیبیون کے پاس باری
باری رہے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیبیون کے لئے اور زیادہ کے لئے
ایک کی نوبت مین دوسری کے گہر مین رات کو رہنا جایز نہین اور جمع کرنا
دو عورتونکا ایک رات مین جایز ہے مگر باذن وارادے اونکے جایز نہ ہے
اور نہین حق ہے عورت کے لئے بیچ نوبت کے حالت سفر مین خاوند
جس بیوی کو چاہے ساتہہ لیجاوے اور اولے یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان
بیویون کے جسکا نام قرعہ مین نکلے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اصل نوبت ساقط ہے

ف اور اوسکی نسبت ... [illegible]

حق مین راتسا ہے اور دن تابع ہے راتکا اور اگر ایک شخص رات کو کسی
کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار ہی وغیرہ کی تو اوسکے حق مین دن اصل
ہے اور در المختار مین لکھا ہے کہ واجب ہے برابری کرنی رات کی رہنے
مین بیوی کے پاس اور کہلانے اور پہنانے مین اور صحبت مین نہ جماع کرنی
مین اور محبت مین بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورت
کا ساتھہ ایک بار جماع کرنے کے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً
اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلاء کے یعنے چار مہینے مگر ساتھہ رضا کے
عورت کے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جایز ہے صحبت
کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سے اور رہوے ہر ایک بیوی کے پاس
ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ رہے
ایک کے پاس زیادہ مگر باذن دوسرے کے لیکن لازم برابری کرنی
رات ہی مین ہے یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے
اور دوسرے کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اس نے قسم یعنے نوبت
اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اوسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے
بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اوسکی مین مگر واسطے عیادت اسکی کے جاوے
اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہہ کہ رہے اوسکے پاس یہانتک کہ شفا
پاوے وہ یا مر جاوے اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ نہو اوسکے پاس کوئی

اور ظاہر ایہ ہے معلوم ہوتا ہی کہ وہ فرض ہی بہ نہر سے نقل کیا ہی در المختار مین اور دلیل اسکی یہ ہی ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل معناہ لن تستطیعوا العدل والتسویۃ فی المحبۃ فلا تمیلوا فی القسمۃ ۱۲ کذا فی

یعنی عند اللہ اور قاضی کو جبر کرنا نہین پہنچتا ۱۲ منہ

غمخوار اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلا وے ہر ایک کو اوسکی نوبت
مین اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمہ اور کتابیہ تقسیم مین برابر مین
امام اعظم رح کے نزدیک اور اگر بخشے ایک بیوی نوبت اپنی سوکن
کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو یہہ ساتھہ دینی رشوت کے خاوند کی طرف
سے اور جائز ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے یہہ کہ رجوع کرے
جب چاہے کہا یہہ ملا علی اور حضرت شیخ نے رح فصل واجب ہے نفقہ و لباس
اور مکان بیچ بیوی کے لئے خاوند پر اگرچہ چھوٹا ہو خاوند اور بیوی خواہ
مسلمان ہو یا کافر خواہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو لیکن لائق جماع کے
جبکہ سپرد کردے خاوند کو نفس اپنا اوسکے گھر مین یا نہ سپرد کرے بسبب حق اپنے کے
یا بسبب عدم طلب زوج کے اور واجب ہوتا ہے نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور بیوی کے
یعنے اگر دونو تونگر ہین تو نفقہ تونگرون کا سا واجب ہوگا اور اگر دونو درویش ہین درویشون کا
سا ہوگا اور سا اگر عورت درویش ہے اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکے ہو تو بین
بین اسکے ہوگا یعنے تونگر سے کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے
مین دیا جاوے اور لباس ہر چھہ مہینے مین اور مستحب یہہ ہے کہ جو آپ کہاوے
پہنے سو بیوی کو کہلاوے پہناوے اور بیوی کے ایک خادم کا نفقہ واجب ہے
اگر خاوند تونگر ہو اور نہین ہے نفقہ واسطے بیوی ناشزہ یعنے نافرمان کے
کہ نکلی وے خاوند کے گہر سے ناحق اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت

کہ منع کرے خاوند کو اپنے پاس آنے سے اور خاوند اوسکے گھر مین ساتھہ
اوسکے رہتا ہے تو وہ ناشزہ ہے لیکن اگر اسلئے منع کرے کہ اوسکو
خاوند اپنے گھر لیجاوے یا گھر اوسکے لئے بکرایہ لے تو اس صورت مین ناشزہ
نہین ہے اور نہین ہوتی عورت ناشزہ بسبب نکلنے کے بلا اذن خاوند
کے واسطے حاجت ضروری کے مانند سیکھنے مسائل ضروری کے
اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اوسکو سکہاوے اور مانند ملاقات یا عیادت
یا تعزیت ماں باپ کے اور لینے اور دینے حق کے وغیر ذلک اور بیوی جو عاجزی
کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لئے محبوس ہو یا وہ عورت
کہ اوسکو کوئی غصب کر لے گیا یا بغیر خاوند کے حج کو جاوے یا بیمار ہو
اور اوسکو سپرد خاوند کے نہین کیا ہے نفقہ ان سبہونکا واجب نہین ہوتا
اور جو عورت کہ خاوند کے ساتھہ حج کو جاوے اوسکے لئے نفقہ ہے حضر یعنے
وطن کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا مسئلہ خاوند پر واجب ہے
کہ بیوی کو رکہے ایسے مکان مین کہ خالی ہو دونونکی اہل سے مسئلہ نہ منع کرے
بیوی کے ماں باپ کو اوسکے پاس آنے سے ملاقات کے لئے ہر ہفتہ مین ایکبار
اور اسیطرح اوسکی بیوی اپنے ماں باپ کے ہان جاوے تو منع نکرے اوسکو جانے سے ہر
ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوا ماں باپ کے اور محرم قرابتیونکے ہان جایا
چاہے یا اونکو بلاوے اپنے ہان تو منع نہ کرے۔ آمد و رفت اونکی سے سال

بہر مین ایکبار اور بعضون نے کہا کہ ہر مہینے مین ایکبار مسئلہ واجب ہے
نفقہ اور سکنی یعنے مکان واسطے اوس عورت کے کہ عدت مین ہو طلاق کی اور
اسکے لئے کہ جدی ہوئی ہو بغیر معصیت کے مانند خیار عتق اور بلوغ کی نہ واسطے
اوس عورت کے کہ عدت مین ہو موت کی یا جدی ہوئی ہو بسبب گناہ کے
مانند مرتد ہو جانے کی اور بوسہ لینے خاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہیے
کہ اپنی بیوی کے پاس نامحرم کو دخل نہ دے اور ابتدائی امور سے غافل
نہ رہے اور عورت کو اپنی سیاست مین رکہے اور اوسکو مخلے بالطبع نکرے اور گہر
سے باہر نہ نکلنے دے یعنے جیسے بازار مین عوام کی بیویان بے تستر و بے تکلف
پہرتی ہین ورنہ اوسکے ساتہہ معصیت مین شریک ہوگا اور جب دلہن کو گہر لاوے
تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنے کے کہلاوے اور نکاح علی الاعلان کرے اگرچہ ساتہہ دف کے
ہو اور عورت کی کج خلقی پر صبر کرے اور اوسکی بیوقوفیون سے درگذر کرے اور اوسکے
ساتہہ مہر و شفقت سے گذران کرے اور بالکل محکوم بیوی کا نہ ہو جاوے
کہ وہ بسبب جبلت اپنی کے فساد اوٹہاوے گی اور اوپر امور شنیعہ اور منکرات کی
عورت کو منع اور تادیب کرے اسطرح کہ اول ساتہہ نرمی اور وعظ کے پیش آوے
اور اگر باز نہ آوے تو ڈراوے اور تنبیہ کرے اور بسبب ترک نماز اور بعضی اور امور کے مارنا
بہی جائز ہے لیکن نہ ایسا مارے اور نہ اعضا اوسکے توڑے اگر اسمین قصہ فیصل نہ ہووے
تو ایک حاکم اپنی طرف سے اور ایک حکم بیوی کی طرف سے مقرر کرے تو صلح یا تفرقہ کروادین

اور اگر موافقت نہو تو تفریق کریں اور خاوند کو چاہیئے کہ عورت کو کوٹھے اور دریچہ
سے جہانکنے نہ دے اور نفقہ اوپر بیوی اور عیال کے حتی المقدور تنگ نکرے
اور افضل یہہ ہے کہ جو کچھہ آپ کہاوے اوسکو بہی کہلاوے بلکہ ایک دسترخوان پر کہاوے
اور بیوی کے ساتہہ سونا بہی سنت ہے بلا عذر جدا نہ سووے بعضی جا رسم ہے کہ بیویان
گہرمین سوتی ہین اور مرد باہر عار کرتے ہین ساتہہ سونے سے یہہ بہی رسوم کفار
سے ہے آنحضرت صلعم بیویون کے ساتہہ سویا کرتے تہے اسکو عار جاننا بہت
ہی برا ہے اور بیوی اور عیال کو احکام شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کے
اور آداب صحبت کے اور مانند اسکے کے سکہاوے اور وقت جماع کے اول ساتہہ
ملاعبت کے شروع کرے کہ اسمین خوب گرمی ہوتی اور لذت حاصل ہوتی ہے
اور بسم اللہ کہہ کر دخول کرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر کوئی تم مین سے
ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ
مَا رَزَقْتَنَا پس اگر مقدر ہوگا درمیان اون دونون کے فرزند اس صحبت مین
تو نہین ضرر کریگا یعنے نہین گمراہ کریگا شیطان کبہی اسمین اشارہ ہے طرف
خاتمہ بخیر ہونے لڑکے کے بہ برکت ذکر اللہ کے اور رو بقبلہ جماع نہ کرے
اور حیض و نفاس مین بہی جماع نہ کرے اور جب ایکبار جماع کر کر دوسری بار ارادہ
جماع کا کرے تو چاہیئے کہ پیشاب کر کر وضو کردہ ہو کر اور فرج عورت کی دہلوا کر جماع
کرے اور خانیہ مین آیا ہے کہ مضائقہ نہیں ہے اسکا کہ مرد اپنی بیوی کے

یا اللہ بچا ہمکو
شیطان سے
اور دور رکھ
شیطان کو
اوس چیز سے
جو عطا کرے تو ہمکو

برتاؤ شوہر کا

ستر کو ہاتھ لگاوے یا بیوی مرد کے ستر کو ہاتھ لگاوے تا شہوت حرکت مین
آوے اور کفایہ شعبی مین لکہا ہے کہ جس عورت کی دونون رانین ایک ہو جاوین تو
اوسے نکاح نکرنا چاہیئے مگر کہ خاوند یقینا جانے کہ جماع قبل مین واقع ہوگا اور پیدا
ہونے بیٹے کے سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کے سے ناخوش نہو بلکہ بیٹی
کو طعام و میوے وغیرہ کے دینے مین مقدم رکہے کہ بیٹیونکی خبرگیری اور خاطرداری
کی بہت فضیلت آئی ہے اور بیوی کے طلاق دینے مین جلدی نکرے کہ طلاق
خدا تعالے کے نزدیک بغض مباحات سے ہے مگر آنکہ لاچار ہووے اور
بستان ابو اللیث مین آیا ہے کہ جس عورت نے دو خاوند کئے ہونگے قیامت مین خیر خاوند
پاس ہوگی اور بعضے علما کے نزدیک جسکو اختیار کریگی اوس پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہ ہے کہ
ہمیشہ اوسکی اطاعت مین رہے اور جس وقت کہ چاہے اور جی سے مانع نہ آوے مگر کہ معذور شرعی ہو اور خاوند کا
گہر سے بغیر رضا اوسکی کے کسیکو کچہ نہ دیوے اور نفل روزہ بغیر اذن اوسکے نکرے کہ مقبول نہین اور اپنی
اور سکے باہر نکلے پردہ مین رہے اور زیادہ قدر حاجت سے خاوند سے طلب کرے اور بیوی کو ذات
لازم ہے کہ پہلے نکاح کرنیکے اوسکو آزمائش کرلیوے ساتھ خاوند کے سکہاوین کہ بیوی کو
بیگانہ کے پاس جاتی ہے اطاعت اوسکی اپنے پر لازم کرنا جس طرح کہ وہ رضا اور جو کام کہ لائق اوسکو ناخوش کرے
اوس سے دور رہنا یہ مسائل مفتی الکسا اور فتاوی عالمگیری الملتقی الابحر سے لکہے گئے ہین حاتم
کہ کسی بزرگ نے احمد سے کہ رحمت کرے اور بخشا اوسکا ایک خطبہ مین جو تین سال بیوی کی نصیحت
بولکر وہ مستحق نکاح کی ہو جیسے ملین سکہا کے ہمیشہ جو کہ اوس جا نے دیکہا

وہ خطبہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ و

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے حمد کرتے ہیں ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہیں ہم اوسی سے اور بخشش مانگتے ہیں ہم اوسی سے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ اوسکے

نتوکل علیہ ونعوذ بہ من شرور انفسنا ومن سیئات

توکل کرتے ہیں ہم اوسپر اور پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اوسکے اپنے نفسوں کی بدیوں سے اور برائیوں

اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی

عملوں اپنے کے سے جسکو ہدایت کرے اللہ پس کوئی نہیں ہے گمراہ کرنے والا اوسکا اور جسکو گمراہ کرے پس نہیں ہے کوئی ہدایت کرنے والا

لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد

اوسکو اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی نہیں ہے معبود لائق بندگی کے سوائے اللہ کے ایک ہے نہیں ہے شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ

ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ و

کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے درود بھیجے اللہ اونپر اور آل اونکی پر اور

اصحابہ وسلم اما بعد فان خیر الہدی ہدی محمد صلی

یاروں اونکے پر اور سلام بھیجے بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی

اللہ علیہ وسلم من اتبع ہدیہ وسنتہ فقد فاز وافلح

اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکے کی اور سنت اونکی کی پس تحقیق کامیاب ہوا وہ اور فلاح کو پہونچا

ومن اعتصم بکلامہ فقد نجا واتجہ انت مختلی

اور جسنے چنگل مارا ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہونچا آپ بی بی تو ہیں

وَحَبِيبِي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي اُعْبُدِ اللّٰهَ

اور پیارے میرے ہے دوست رکھتا ہوں تیرے لئے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنے لئے عبادت کر اللہ کی

وَلَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا لَا جَلِيًّا وَلَا خَفِيًّا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

ورنہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو نہ ظاہر میں نہ باطن میں تحقیق شرک البتہ ظلم ہے

عَظِيْمٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

بڑا تحقیق اللہ تعالے نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوائے

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا

شرک کے جسکے لئے چاہے اور جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی

بَعِيْدًا ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

بڑا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا

جو آیا کاہن کے پاس پہر سچ جانا جو کہا اوسنے پس تحقیق الگ ہوا اوس چیز سے

اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلعم کے یعنے قرآن اور شریعت اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ

وآلہ وسلم نے جو کوئی آیا چوری کی خبر دینے والے کے پاس پہر پوچہا اوسے کسی چیز سے نہ قبول ہوگی

لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نماز اوسکی چالیس رات تک اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

ف کاہن وہ جو غیب کی خبر دے یعنے پیشین گوئی اور حال بتائے کہتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ۞ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ ۞

علیہ وسلم نے کہ نہیں مرض لگتا کسیکا کسیکو اور نہ تیار رو کا ہے کسی چیز میں اور نہ نحوست ماہ صفر کی ہے اور نہ غول بیابانی

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکا دیا کسی چیز کو تو

وُكِلَ اِلَيْهِ ۞ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سونپا جاتا ہے وہ طرف اوسی چیز کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

کہ داخل ہونگی جنت میں میری امت سے ستر ہزار آدمی بے حساب کے

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ

اور وہ وہ ہیں کہ نہیں منتر پڑھواتی ہیں اور نہ شگون بد لیتی ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ۞ فَاسْتَيْقِنْ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَلِكُ نِعْمَ الْمَوْلٰى

بھروسا رکھتی ہیں ف پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی ہے کارساز بہت اچھا کارساز ہے

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۞ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ

اور بہت اچھا مددگار ہے کوئی نہیں جانتا غیب کو سوا اوسکے اور کوئی نہیں ہے شریک اوسکا

فِي الْمُلْكِ وَهُوَ النَّافِعُ وَالضَّارُّ وَيُعِزُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيُذِلُّ

ملک میں اور وہی نفع دیتا ہے اور ضرر پہونچاتا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے

مَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ

جسکو چاہے اور اگر پہونچاوے تجکو اللہ ضرر پس کوئی نہین دفع کرنیوالا اوسکا

اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ وَاعْتَصِمْ

مگر وہی اگر چاہے تیرے حق مین بھلائی پس کوئی نہین رد کرنیوالا فضل اوسکا اور پکڑ

بِحَبْلِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

ساتھہ رسی اللہ کے اور بھروسا کر اوسپر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے متوکلون کو

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ وَقَوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ

اور جو بھروسا کرے اللہ پر پس وہ کافی ہے اوسکو اور کہتی رہ کہ یہہ نماز میری

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَدِّی

اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالمونکے ہے اور ادا کرتی رہ

الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ فَاِنَّكِ تُسْئَلِيْنَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوَّلًا

نماز فرض اسلیے کہ تحقیق تو سوال کیجائیگی واسطے دن قیامت کے پہلے سب سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے جسنے

تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ

وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئے سب گناہ اوسکے

مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ +

بدن اوسکے سے یہانتک کہ نکل جاتے ہین نیچے ناخونون اوسکے سے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان

تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْئَھَا

جب کہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اوسکا

وَخُشُوْعَھَا وَرُکُوْعَھَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا

اور خشوع اوسکا اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ اوس گناہ کا کہ

قَبْلَھَا مَالَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

پہلی اوسکے ہین جب تک کہ نہ کرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ

پڑہ نماز کہڑے ہوکر پہر اگر نہین طاقت رکہتا کہڑے ہونیکی تو نماز پڑہ بیٹہکر پہر اگر

لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ ۞ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ ۞

نہین طاقت رکہتا بیٹہنے کی تو کروٹ پر لیٹکر نماز پڑہ ؀ اور روزہ رکہو رمضان کا کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکہے

یعنی نماز سو بجا حال ہووے بیٹہنے

رَمَضَانَ اِیمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

رمضان کا از راہ یقین کے اور توقع ثواب کے بخشے جائیں گے جو پہلے کئے ہیں

مِنْ ذَنْبِهٖ ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

گناہ اوس نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ

اور روزہ رکھنا ڈھال ہے اور بو روزہ دار کے منہہ کی بہت خوشبودار ہے

عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ وَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ

نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سی اور جب ہو دن روزہ

اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ

ایک تمہاری کا تو ہرگز فحش نہ بکے اور نہ شور و غوغا کرے پھر اگر برا کہے اوسکو

اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُءٌ صَائِمٌ وَاَدِّی

کوئی یا لڑے اوس سے پس چاہئے کہ کہے تحقیق میں ایک شخص روزہ دار ہوں اور ادا کر تو

الزَّكوٰةَ اِذَا كُنْتَ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبِ

زکوۃ جب ہو تو صاحب نصاب اور نہ نزدیک ہو تو

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ

بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں اونمیں سے اور جو پوشیدہ ہیں فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اوس عورت پر کہ بال اپنے اگر کسیکے جوڑ

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

اور بال لگوانے والے پر اور عورت گودنے والی اور گودوانے والی پر

وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

اور لعنت کی ہے اللہ نے ان عورتوں پر کہ بال پیشانی کے اکھیڑتی ہیں اور دور کر دانتوں کو کھڑکی اکرتی ہیں

لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ۔ وَلَعَنَ رَسُوْلُ

واسطے خوبصورتی کے بدلتی ہیں پیدائش خدا کو اور لعنت کی رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ

خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تشبیہ کرنیوالیوں کو ساتھ مردوں کے

مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ۔

عورتوں میں سے اور تشبیہ کرنے والوں کو ساتھ عورتوں کے مردوں میں سے

وَلَا تَكُوْنِيْ فَحَّاشَةً وَلَا طَعَّانَةً وَلَا بَذَّاءَةً

اور نہ ہو تو فحش گو اور نہ طعن کرنے والی اور نہ زبان دراز

وَلَا لَعَّانَةً ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور نہ لعنت کرنے والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ

وسلم نے نہیں ہے مومن یعنے کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا

وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيِّ ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ

اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شیئ اثقل فی میزان
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز بھاری ترازو میں
المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن فان اللہ
مسلمان کی دن قیامت کے خلق نیک سے پس تحقیق اللہ
تعالیٰ یبغض الفاحش البذی واللازم الحیاء
تعالے دشمن رکھتا ہے فحش گو زبان دراز کو اور لازم پکڑ حیا کو
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحیاء
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا
والایمان قرنا جمیعا فاذا رفع احدھما رفع
اور ایمان باہم قرین ہیں پس جب اوٹھایا جاوے ایک ان دونوں میں سے اوٹھایا جائیگا
الآخر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
الحیاء لا یاتی الا بخیر والحیاء خیر کلہ
حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے
وکف لسانک فانہ ملاک الخیر کلہ قال
اور روک تو زبان اپنی کو اسلئے کہ تحقیق وہ اصل سب بھلائیوں کی ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہے

بْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ

ابن آدم پس تحقیق سب اعضا التجا کرتے ہین ساتہی زبان کے

فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ

پس کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے مقدمہ مین اسلئے کہ تحقیق ہم ساتہہ تیرے ہین پس اگر سیدہی رہیگی تو

اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا ۞ وَقَالَ

سیدہے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑہی ہوگی تو ٹیڑہے ہونگے ہم اور فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِيْ

البتہ کہتا ہے ایک بات نہین دیکہتا اوسمین کچہہ مضایقہ پڑتا ہے بیچ گہراؤ

سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِى النَّارِ ۞ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ

ستر برس کی راہ کے آگ مین اور راضی رہ ساتہہ اوس چیز کے کہ قسمت کی ہے

اللّٰهُ لَكَ يَرْضَى اللّٰهُ عَنْكَ وَلَا تَتَمَنَّ مَا فَضَّلَ

اللہ نے تیری راضی ہوگا اللہ تجہسے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ فضیلت دی

اللّٰهُ بِهٖ غَيْرَكَ عَلَيْكَ وَاصْبِرْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ۞

اللہ نے ساتہہ اوسکے غیر تیرے کو تجہپر اور صبر کر تحقیق اللہ ساتہہ ہے صبر کرنیوالوں کے

وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ ساتہہ اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہے

الْمُسْتَعَانُ وَاقْنَعِيْ وَلَا تُسْرِفِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

مدد چاہی گیا اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے

الْمُسْرِفِيْنَ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیجا خرچ کرنیوالونکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ ۞ وَلَا

بہت عورتیں پہنے ہوئی ہیں دنیا میں ننگی ہونگی آخرت میں اور نہ

تُحِبِّي الدُّنْيَا فَاِنَّهٗ رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَاِنَّمَا مَتَاعُ

دوست رکھ تو دنیا کو اسلئے کہ تحقیق وہ سر ہے سب خطا کی سوا اسکے نہیں کہ اسباب

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَّفَانٍ وَّالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

زندگانی دنیا کا تھوڑا ہے اور فانی اور آخرت بہتر ہے اور رہتا باقی

وَاِنَّ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِيْفَةِ ۞ قَالَ

اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا

تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا

نزدیک اللہ کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو

مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اوس میں سے ایک گھونٹ پانی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

تنعم کرنیکی

زینت

سنی بنی

سنورچی

سجیے

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ

وسلم نے نہین ہے دنیا مقابلہ مین آخرت کے مگر مانند اوسکی کہ ڈالے ایک تمہارا

اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ

اوانگلی اپنے دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے اوسکو کہ کتنا پانی لگالاتی ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ سے

قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا نہین پیٹ بھرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور عائشہ سے ہے کہ کہا سوا اسکے نہین کہ تہا بچھونا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ ۞ وَقَالَ

وسلم کا وہ کہ سوتی اوسپر چمڑیکا کہ بھرا اوسکا پوست درخت خرما کا تہا اور فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اوسکا ہے کہ نہین ہے

دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا

گھر اوسکا آخرت مین اور مال اوسکا ہے کہ نہین ہے مال اوسکو آخرت مین اور واسطے اوسکے جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہین

عَقْلَ لَهٗ ۞ فَاِنْ تُحِبِّنِ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مُيَسَّرَةً لَّكَ

عقل اوسکو پس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور میسر ہو وہ تجہکو

وَتَكُونِي ذَاتَ كُنُوزٍ وَجَاهٍ وَحَشْمَةٍ وَتَبْلُغِي بِأَقْصَى

اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ و حشمت کی اور پہونچے تو نہایت

مَرَاتِبِهَا لَتَكُونِي مِثْلَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ

مراتب دنیا کو تو البتہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کی

وَإِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً وَعَابِدَةً وَزَاهِدَةً وَمُطِيعَةً

اور جب کہ ہوگی تو ایک جاننے والی خدا کی اور عبادت کرنیوالی اور پرہیز کرنیوالی دنیا میں اور حکم ماننے والی

وَرَاضِيَةً وَقَانِعَةً وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيفَةً

اور راضی ہونے والی برضائے مولی اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنے والی اور شکر کرنیوالی پاکدامن

وَمُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ

اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون سردار عالمون کے سے نت

وَمَقْبُولَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَاخْتَارِي أَيُّهُمَا

اور ہوگی مقبولون رب العالمین کے سے پس اختیار کر تو ان دونون میں سے

أَوْلَى وَأَفْضَلُ هَدَاكِ اللّٰهُ ثُمَّ اعْلَمِي أَنَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ

اولی کو اور افضل کو ہدایت کرے تجکو اللہ پھر جان تو یہ کہ تحقیق اللہ اور اسکے رسول کو

عَلَيْكِ حَقٌّ وَإِطَاعَةٌ وَبَعْدَهُمَا لِزَوْجِكِ عَلَيْكِ

تجپر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد انکے خاوند کا تجپر پر

حَقٌّ وَإِطَاعَةٌ فَأَطِيعِي اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فِي كُلِّ

حق ہے اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول اسکی کے ہر

حَالٍ وَاَطِيْعِي زَوْجَكِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِي كُلِّ حِيْنٍ

حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت مین

وَاوَانٍ مَالَمْ يَامُرْكِ بِالْاِثْمِ وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ

اور ہر ساعت مین جبتک نہ حکم کرے تجکو ساتھ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو

اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

الله اجر اچھا فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ

وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ

وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا واسطے کسیکے

لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَاَيْضًا قَالَ

تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو سجدہ کرنے کا واسطے خاوند اپنے کے اور یہہ بھی فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا

رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے کہ جب رات گذارے عورت اور خاوند اوسکا اوسپر

سَاخِطٌ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ ۞ وَاَيْضًا

غصہ ہو تو لعنت کرتے ہین اوس عورت کو فرشتے صبح تک اور یہہ بھی

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ

فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے عورت کو یہہ کہ

تَاْذَنَ فِي بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ

اذن دے غیر کو آنے کا خاوند کے گھر مین مگر ساتھہ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہے عورت کو

تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۵ وَلَا تَكْفُرِيْ

نفل روزہ رکہنا اور حال یہہ کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور نہ ناشکری کر

الْعَشِيْرَ ۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَرَّ

خاوند کی روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں پر پس فرمایا

يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ

ای گروہ عورتونکی صدقہ دو تم پس تحقیق مین دکہلایا گیا ہون مین کو تم اکثر اہل

النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ

دوزخ سے ہو پس کہا ان عورتوں نے اور کس سبب سے ہے یہہ بات یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت

وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ ۵ وَاسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنَ

اور ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہو تو ساتھ اللہ کے

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۵ قَالَ رَسُوْلُ

شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن اور گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچہاتا ہے تخت اپنا

عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَا

اوپر پانی کے پہر بہیجتا ہے لشکر اپنے کو تو کہ فتنہ مین ڈالے آدمیونکو پس قریب تر

مِنْهُمْ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْئُ اَحَدُهُمْ

اونمین سے طرف اوسکے مرتبہ مین وہ ہے جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہے ایک اونمین کا +

فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْئُ اَحَدُهُمْ

پس کہتا ہے کیا مین نے ایسا اور ایسا پس کہتا ہے ابلیس کچہہ نہین کیا تونے پہر آتا ہے ایک اونمین کا

فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ

پس کہتا ہے نہین چہوڑا مین نے اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوادی بیچ درمیان اوسکے اور درمیان عورت اوسکی کے

فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ فَيَلْتَزِمُهُ ٭ وَاَيْضًا

پس نزدیک کرتا ہے اوسکو اپنے سے اور کہتا ہے کیا اچہا تو پس گلے سے لگاتا ہے اوسکو اور یہہ بہی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ +

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان

يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَلَا تَغْفُلْ عَنْ +

جاری ہوتا ہے انسان مین جگہ جاری ہونے خون کی پس نہ غافل رہ

مَكْرِهٖ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ ٭ وَاَيْضًا لَكَ عَلٰى زَوْجِكَ

مکر اوسکے سے اور مدد مانگ ساتہہ اللہ کے اوسپر اور نیز تیرا تیری خاوند پر بہی

حَقٌّ وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِهٖ ٭ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حق ہے توفیق دے اللہ تعالیٰ اوسکو تیری حق ادا کرنیکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يُحْسِنَ فِيْ طَعَامِهَا وَكِسْوَتِهَا وَاَيْضًا

حق ہے مرد پر یہہ کہ اچہی طرح کہلاوے اور پہناوے بیوی کو اور یہہ بہی

قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَ

فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنی کے اور

اَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ ۃ وَاَیْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

مین بہتر ہون واسطے اہل اپنی کے اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِہِمْ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی

وسلم نے بہتر تم مین وہ ہے کہ بہتر ہو واسطے عورتون اپنی کے اور یہہ بھی فرمایا صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا

اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت کامل مومنون مین از روی ایمان کے وہ ہے

اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُہُمْ بِاَھْلِہٖ ۃ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی

کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اہل اپنی پر اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَی اللّٰہُ اَحَدَکُمْ خَیْرًا فَلْیَبْدَاْ

اللہ علیہ وسلم نے جب دے اللہ کسیکو تم مین سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا

بِنَفْسِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ ۃ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ساتھہ نفس اپنے کے اور اہل خانہ اپنی کے اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَفَقَۃُ الرَّجُلِ عَلٰی اَھْلِہٖ صَدَقَۃٌ ۃ وَاَیْضًا قَالَ

وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کے صدقہ ہے ف اور یہہ بھی فرمایا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّہُنَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتون کے نیکی کے پس تحقیق وہ

خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ

پیدا کی گئی ہیں پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلیوں میں اوپر کی پسلی ہے

فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ

پس اگر چاہے تو سیدہا کرنا اوسکو توڑیگا تو اوسکو اور اگر چھوڑ دیگا تو اوسکو ہمیشہ رہیگی بہت ٹیڑہی

فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۞ وَاعْلَمْ اَنَّ لِخُدَّامِكَ

پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کے نیکی کی اور جان تو یہہ کہ تحقیق واسطے خادموں تیرے کے

عَلَيْكَ حَقًّا فَرَاعِهٖ وَاَحْسِنْ اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

تجہپر حق ہے پس رعایت کر تو اوسکی اور بہلائی کر طرف اونکے تحقیق اللہ نہیں ضایع کرتا اجر

الْمُحْسِنِيْنَ ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکوں کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ

یہہ بہائی تمہارے ہین شامل کیا اونکو اللہ نے زیردست تمہارے پس جو شخص کہ کیا اللہ نے

اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ

بہائی اوسکے کو زیردست اوسکا پس چاہیئے کہ کہلاوے اوسکو اوس چیز سے کہ کہاتا ہے آپ اور پہناوے اوسکو

مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ

اوس چیز سے کہ پہنے آپ اور نہ تکلیف دیوے اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کردے اوسکو پس اگر تکلیف دیوے اوسکو اوس کام کی

مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ۞ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عاجز کرے اوسکو پس چاہیئے کہ مدد کرے اوسکی اوس پر اور یہہ بہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم من قذف مملوكه وهو بريء مما قال جلد يوم

وسلم نے جو بہتان لگاوے مملوک اپنے کو اور وہ بری ہو اوس بہتان سے حد ماراجاویگا دن

القيامة إلا أن يكون كما قال ۝ وأيضا قال صلى الله

قیامت کے مگر یہہ کہ ہووے مملوک جیسے کہ کہا تہا اور یہہ بہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ

عليه وسلم إذا صنع لأحدكم خادمه طعامه ثم جاء به وقد

علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے کسی ایک تمہارے کے خادم اوسکا کہانا اوسکا پہر لاوے اوسکو حالانکہ تحقیق

ولي حره ودخانه فليقعده معه فليأكل فإن

اوٹہائی ہے اوسنے گرمی اوسکی اور دہواں اوسکا پس چاہیے کہ بٹہاوے اوسکو ساتہ اپنے پس چاہیے کہ کہاوے پس اگر

كان الطعام مشفوها قليلا فليضع في يده

ہو کہانا کہ بہت ہوں کہانیوالے اور وہ کم پس چاہیے کہ رکہدے بیچ ہاتہہ اوسکے کے

منه أكلة أو أكلتين ۝ وكان رسول الله صلى

اوسمین سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تہے رسول خدا صلے

الله عليه وسلم يقول في مرضه الصلوة وما

اللہ علیہ وسلم فرماتے بیچ مرض موت اپنی کے کہ نگاہ رکہو نماز کو

ملكت أيمانكم فقرأ علي إن عليك لحافظين

خادموں کے حق کو پہر جان تو ای ہندیا کہ تحقیق تجہپر البتہ دو نگہبان ہین

كراما كاتبين ما تقولين وتفعلين فقولي

بزرگ لکہنے والی قول اوسکو کہ کہتی ہے تو اور کرتی ہے تو پس کہہ تو

مَعْرُوْفًا وَاعْمَلِ كُلَّ الْخَيْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ اِنَّ

اچھی بات اور کر سب بھلائیان اور نیکیان تحقیق

الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ

نیکیان دور کرتی ہین برائیونکو یہہ ہے نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنیوالونکو

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنَا

برکت دے اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے بسبب قرآن عظیم کے اور نفع دیوے ہمکو

وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّهٗ تَعَالٰى

اور تمکو ساتھہ آیتون اور ذکر با حکمت کے تحقیق اللہ تعالے ہے

جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنیوالا پروردگار بہت مہربان رحم کرنیوالا یا الٰہی برکت کر

لَهُمَا فِيْ دِيْنِهِمَا وَدُنْيَاهُمَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ

واسطے ان دونوکے دین ان دونوکی مین اور دنیا ان دونوکی مین اور سنوار معاملہ

بَيْنِهِمَا اِصْلَاحًا مِّنْكَ وَاكْفِهِمَا بِحَلَالِكَ

ان دونونکا سنوارنا اپنی جانب سے اور کفایت کر ان دونونکو ساتھہ حلال اپنے کے

عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِهِمَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

حرام اپنے سے اور غنی کر ان دونونکو ساتھہ فضل اپنے کے اوسے کہ سوا تیرے ہین

وَافْتَحْ لَهُمَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا

اور کھول انکے لئے دروازے اپنے فضل کے اور رحمت کے اور نہ

ن
بیچ بیوی
میان کے

تُحِلُّهُمَا إِلَى نَفْسِهِمَا طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ

سونپ انکو طرف نفسون انکے کے ایک پلک مارتے اور سنوار

لَهُمَا شَأْنَهُمَا كُلَّهُ وَآتِهِمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

انکے لئے سب کام انکے اور دے انکو دنیا مین بہلا سے

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِهِمَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

اور آخرت مین بہلائی اور بچا انکو عذاب دوزخ کے سے ساتھہ رحمت اپنے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ وَبِبَرَكَةِ حَبِيبِكَ رَحْمَةٍ

ای ارحم الراحمین اور ساتھہ برکت حبیب اپنے کے کہ رحمت ہین

لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ

عالمون کے لئے رحمت بہیجے اللہ تعالے اوپر اوسکے اور اولاد اوسکی اور اوسکے

أَجْمَعِينَ ۝ وَآخِرُ الْمَرَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْإِنْعَامِ

سب پر اور آخر مقصد حمد ہے اللہ صاحب انعام

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِ الْأَنَامِ وَآلِهِ

اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو سردار ہین سب خلایق کے اور اوسکی آل

وَأَصْحَابِهِ الْكِرَامِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کے

تمت الحمد للہ حمد اپنی تسمیر نکانی نیز یہ تمام ہوئی پہر الٰہی آمین ہون جو کوئی اوسکو

پڑہے سمجہے تمنا ہے اور اسکو قبول کرنا اور سب عمل نیک نصیب ہم سبکو وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک